سپیرا جاسوس

اے حمید

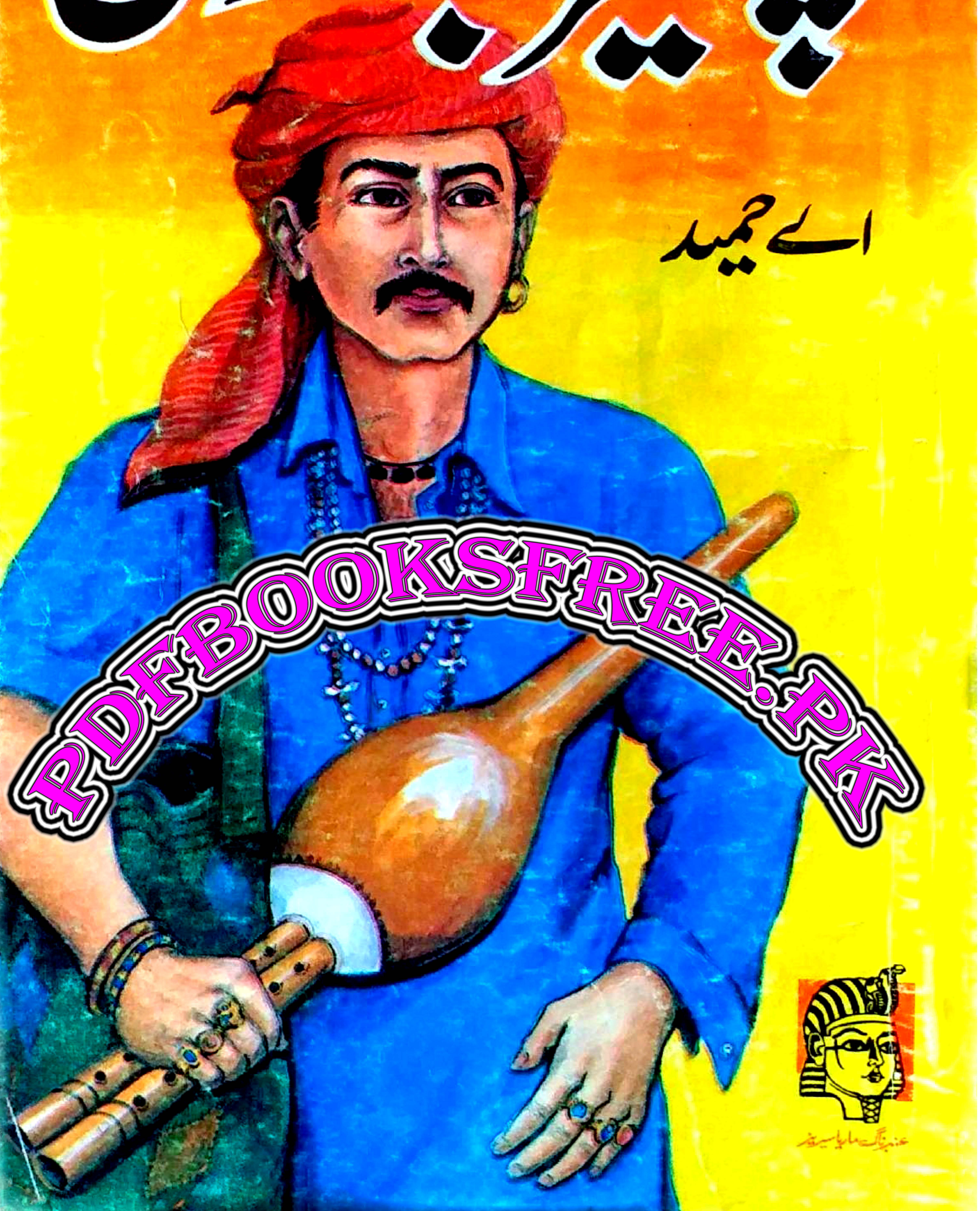

PDFBOOKSFREE.PK

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

عنبر ناگ ماریا — کہانی نمبر ۱۷۸

سپیرا جاسوس

اے حمید

فیروز سنز (پرائیویٹ) لمیٹڈ
لاہور - راولپنڈی - کراچی

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk

- بدروحوں کا جنگل ۵
- قبر کی خوشبو ۲۷
- ناگن کی پھنکار ۴۸
- جاسوس سپیرا ۷۰
- ناگ کی لاش ۹۱

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

بدروحوں کا جنگل

سیاہ فام پیسرن نرتکی جھونپڑی میں چلی گئی۔
ناگ سرخ نیولے کی شکل میں اس کی گود میں تھا۔ نرتکی پیسرن نے ناگ دیوتا یعنی سُرخ نیولے کو ایک کھونٹے کے ساتھ باندھ دیا اور جھونپڑی سے نکل کر سامنے والے درخت کے نیچے آلتی پالتی مار کر بیٹھ گئے۔ کالو پیسرا جو حیدرآباد سندھ سے ناگ دیوتا کو سانپ کی شکل میں نرتکی پیسرن کے پاس لایا تھا۔ اُس کو نرتکی نے اپنے خطرناک کالے سانپ سے ڈسوا کر مار دیا تھا۔ اب وہ بڑی خوش تھی کہ ناگ دیوتا اُس کے قبضے میں آگیا تھا۔ وہ ناگ دیوتا کی مدد سے اب بدروحوں کے جنگل کی ملکہ بن کر قیامت تک زندہ رہ سکتی تھی۔ یہ اُس کی بہت بڑی کامیابی تھی اور نرتکی پیسرن اِس کامیابی پر بڑی خوش تھی۔

یہاں ہم اپنے دوستوں کو عنبر، ماریا، تیوسانگ، کٹی اور جونی سانگ کے بارے میں یہی بتا دینا چاہتے ہیں کہ اِس وقت یہ دوست کہاں کہاں پر ہیں۔ یہ تو ہمارے دوستوں کو معلوم ہی ہے کہ عنبر تیوسانگ

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

اور جوئی سانگ اِس وقت سن ۱۹۸۹ء کے زمانے کے لاہور شہر کے ہلٹن ہوٹل میں ٹھہرے ہوئے تھے کیونکہ انہیں ماریا ناگ اور کیٹی کی تلاش ہے۔ ناگ اِن کے ساتھ ہی تھا کہ ماریا کی تلاش میں کراچی اور پھر حیدرآباد کی طرف نکل گئی۔ وہاں بدقسمتی سے ایک مکار پیرے کالو نے اسے پہچان لیا کہ یہ ناگ دیوتا ہے۔ اُس نے اپنے خفیہ منتر کی مدد سے ناگ دیوتا کو سانپ کی شکل میں اپنے قابو میں کر لیا اور سندھ کے جنگل میں نرتکی پیسرن کے پاس لے گیا تاکہ ناگ دیوتا اِس کو دے کر اِس سے دولت حاصل کر لے مگر عیّار پیسرن نرتکی نے ناگ دیوتا کو سُرخ نیولا بنا کر اپنے پاس قید کر لیا اور کالو پیرے کو خطرناک کالے سانپ سے ڈسوا دیا۔ کالو پیرے کے جسم کو آگ لگ گئی اور وہ جل بھُن کر خاک ہو گیا۔

ماریا ہزاروں سال پہلے کے ہندوستان کے ایک پرانے قلعے میں ایک راجکمار کی قید میں ہے۔ یہ قلعہ ہندوستان کے صوبے کیرل کے ساحل سمندر کے پاس ہے۔ ماریا کی یادداشت آہستہ آہستہ واپس آنے لگی مگر اِس کی طاقت ختم ہو گئی ہے۔ وہ غائب بھی نہیں ہو سکتی۔ راجکمار ایک جادوگر بھی ہے۔ اُس نے ماریا کو خبردار کیا ہے کہ اگر تم نے قلعے سے باہر قدم رکھا تو قلعے کا پہرے دار اژدہا تمہیں وہیں اپنی کنڈلی میں جکڑ لے گا اور پھر میں تمہیں دیوار میں زندہ چُن دوں گا۔ ماریا کی پیٹھ پر راجکمار

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

کے خونی پنجے کا نشان ہے۔ اِس خونی نشان کی وجہ سے ماریا کی طاقت اُس سے چھن گئی ہے۔ ماریا پراسرار ویران قلعے کی دوسری منزل کے کمرے میں قید ہے۔ یہاں ایک شاندار پلنگ لگا ہوا ہے۔ سامنے وہ خونی بالکونی ہے جہاں سے اِس ظالم راجکمار نے اپنی پہلی راجکماری کو دھکا دے کر نیچے گہری کھڈ میں گرا کر مار ڈالا تھا۔

دوسری طرف کیٹی آج سے تین ہزار سال پرانے اہرام مصر کے نیچے مُردوں کی سلطنت میں حبشی فرعون کے قبضے میں ہے۔ حبشی فرعون نے کیٹی کی یادداشت غائب کر کے اُسے اپنی ملکہ بنا رکھا ہے۔ کیٹی کو اپنے بارے میں کچھ یاد نہیں رہا۔ یہی وجہ ہے کہ وہ حبشی فرعون کی ملکہ بن کر بڑی خوش رہ رہی ہیں۔ یہ مُردہ فرعون اہرام کے اندر زمین کی گہرائیوں میں اپنی سلطنت قائم کر کے رہ رہا ہے۔ اِس کا ایک مُردہ کاہن بھی ہے۔ یہاں کنیزیں بھی ہیں جو کیٹی کی خدمت کرتی ہیں یہ سب مر چکی ہیں مگر اہرام کے اندر زندہ ہیں۔ اِن میں سے اگر کوئی باہر نکل آئے تو وہیں ہڈیوں کا ڈھانچہ بن کر گر پڑے۔ یہی وجہ ہے کہ وہ کبھی اہرام سے باہر نہیں آتیں۔

ماریا کو جنوبی ہند کے پرانے قلعے میں راجکمار کے پاس کیٹی کو تین ہزار برس پرانے اہرامِ مصر کے نیچے حبشی فرعون کے

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

پاس اور عنبر، تیو سانگ اور جونی سانگ کو لاہور کے ہلٹن ہوٹل میں چھوڑ کر ہم تھوڑی دیر کے لیے ناگ کے پاس ہی رہیں گے اور یہ دیکھیں گے کہ سیاہ فام کالی کلوٹی کیسری آنکھوں اور لمبے سیاہ بالوں والی پیرن نرتکی ناگ دیوتا کے ساتھ کیا سلوک کرتی ہے اور ناگ کے ساتھ کیا گذرتی ہے۔

نرتکی پیرن اپنی جھونپڑی کے سامنے درخت کے نیچے آلتی پالتی مارے بیٹھی تھی اور بالکل چڑیل لگ رہی تھی۔ ناگ جھونپڑی کے اندر لال نیولے کی شکل میں بندھا خاموش بیٹھا تھا۔ ناگ کی یادداشت قائم تھی اُسے معلوم تھا کہ میں ناگ دیوتا ہوں مگر مصیبت یہ تھی کہ نہ تو اِس کے جسم سے ناگ دیوتا کی خوشبو اُٹھ رہی تھی اور نہ وہ سانپوں کی زبان میں بات کر سکتا تھا مگر دوسرا نیولا جھونپڑی کے باہر بندھا ہوا تھا۔ جب سُورج ڈوب گیا اور اِس سنسان علاقے میں آہستہ آہستہ اندھیرا چھا گیا تو کالی پیرن نرتکی درخت کے نیچے سے اُٹھی اور ریت کے ٹیلوں کی طرف چلنے لگی یہ تو آپ پہلے ہی پڑھ چکے ہیں کہ اِس پیرن کی خوراک صرف سانپ تھے۔ وہ روزانہ شام کے وقت ایک سانپ کھاتی تھی۔ اِس وقت اسے بھوک محسوس ہونے لگی تھی اور وہ سانپ کی تلاش میں ریت کے ٹیلے کی طرف جا رہی تھی۔

بین اس کے گلے میں لٹک رہی تھی۔ ریت کے ٹیلے کے پاس

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

کیکر کے درخت تھے۔ پیسرن نرتکی درختوں کے نیچے بیٹھ گئی اور بین بجانی شروع کر دی۔ بین کی آواز سُن کر ریت کے اندر سے ایک نسواری رنگ کا زہریلا سانپ نکل کر پیسرن کے سامنے پھن کھول کر بیٹھ گئی۔ پیسرن نے بین بجانی تیز کر دی۔ سانپ بین کی آواز پر جھومنے لگا۔ پہلے بھی ہم آپ کو کئی بار بتا چکے ہیں اور اب بھی یہ بتا دینا ضروری سمجھتے ہیں کہ سانپ کے کان نہیں ہوتے بلکہ اپنے پورے جسم سے سنتا ہے۔ جب باہر کی کوئی بھی آواز سانپ کے جسم سے ٹکراتی ہے تو قدرت نے اِس کے جسم کے مساموں میں ایسی صلاحیت پیدا کی ہوتی ہے کہ سانپ کو پتہ چل جاتا ہے کہ یہ آواز کی لہر کس کی ہے اور وہ سن لیتا ہے۔ سانپ جو بار بار اپنی دو شاخوں والی زبان باہر نکالتا ہے تو اِس زبان کی مدد سے وہ فضا کو سونگھ لیتا ہے۔ یوں وہ فضا میں کسی بھی چیز خاص طور پر اپنے شکار یعنی چوہوں وغیرہ کی بُو سونگھ سکتا ہے۔ اپنی زبان ہی کی مدد سے سانپ باہر کی فضا کی رطوبت اور خشکی اور گرمی اور ٹھنڈک اور بو وغیرہ کا بھی پتہ چلا لیتا ہے۔

پیسرن نرتکی بین بجا رہی تھی۔ بین کی آواز کی لہریں نسواری سانپ کے جسم سے ٹکرا رہی تھیں اور وہ جھوم رہا تھا۔ جب سانپ رقص کرتے کرتے تھک گیا تو پیسرن نرتکی نے ہاتھ آگے بڑھا کر سانپ کو پکڑنا چاہا۔ نسواری سانپ نے پیسرن کے ہاتھ

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

پر ڈس دیا۔ مگر پیرن کا تو سارا بدن خود سانپ کا زہر بن چکا تھا۔ اِس پر تو سانپ کے زہر کا کوئی اثر نہ ہوا مگر پیرن کے خون کے زہر کے اثر سے سانپ پر غشی طاری ہوگئی۔ پیرن لڑکی نے قہقہہ لگایا اور نسواری سانپ کو پکڑ کر اُٹھایا۔ زور سے ایک جھٹکا دیا اور اسکی سری اپنے منہ میں ڈالکر دانتوں سے کاٹ ڈالی اور چبا چبا کر کھانے لگی۔ وہ سارا سانپ کھا گئی۔ سانپ کو کھانے کے بعد پیرن لڑکی پر نشہ سا طاری ہوگیا۔ وہ اُٹھی اور ڈگمگاتی ہوئی اپنی جھونپڑی میں آکر گر پڑی۔ ہر بار سانپ کھانے کے بعد پیرن لڑکی پر ساری رات زہر کا نشہ رہتا تھا اور گہری نیند سوئی رہتی تھی۔ صبح کو اُسے ہوش آتی تھی۔

ناگ نے سُرخ نیولے کی شکل میں پیرن کو جھونپڑی میں آکر گرتے اور گہری نیند سوتے دیکھ لیا تھا۔ جب پیرن کے خراٹوں کی آواز گونجنے لگی تو ناگ نے نیولے کی زبان میں باہر والے نیولے کو آواز دی۔

"کیا تم میری آواز سُن رہے ہو۔"

باہر سے دوسرے نیولے نے جواب دیا

"میں تمہاری آواز سن رہا ہوں اور میں یہ بھی جانتا ہوں کہ تم اصل میں ناگ دیوتا ہو۔ مگر میں تمہاری کوئی مدد نہیں کر سکتا۔"

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

ناگ نے کہا:

"تم یہ تو کر سکتے ہو کہ کسی سانپ کو یہ بتا دو کہ ناگ دیوتا جھونپڑی کے اندر سُرخ نیولے کی شکل میں قید ہے، اسکی مدد کرو۔"

باہر والے نیولے کی آواز آتی ہے:

"پہلی بات تو یہ ہے کہ میں سانپوں کی زبان نہیں بول سکتا۔ دوسری بات یہ ہے کہ میں نے تمہاری مدد کی تو خونخوار پیرن کو فوراً پتہ چل جائے گا اور وہ میرے ٹکڑے کر کے مجھے کھا جائے گی۔ میں اپنا یہ بھیانک انجام نہیں دیکھ سکتا۔ اِس لیے خاموشی سے بیٹھے رہو۔ اور تمہارے ساتھ جو ہونے والا ہے، اُس کا انتظار کرو۔"

ناگ نے کہا:

ٹھیک ہے۔ تم میری مدد بے شک نہ کرو۔ مگر مجھے یہ بتا دو کہ یہ خونخوار پیرن کیا چاہتی ہے اور میرے ساتھ کیا سلوک کرنیوالی ہے۔

باہر والے نیولے نے کہا:

"میں کچھ نہیں بتا سکتا۔ اب تم نے مجھے آواز دی تو میں جواب نہیں دوں گا۔"

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

ناگ نے دو تین بار باہر والے نیولے کو پکارا مگر اُس نے آگے سے کوئی جواب نہ دیا۔ ناگ مجبور ہو کر خاموش ہو گیا۔ رات گذرتی جا رہی تھی۔ پھر دن کا اُجالا پھیلنے لگا۔ خونخوار پیسرن انگڑائی لے کر اُٹھ بیٹھی۔ اُس نے اپنی لال لال آنکھوں سے ناگ کی طرف دیکھا اور بولی:

ناگ دیوتا! تم نیولے کی شکل میں بھی اچھے لگتے ہو۔ اب میں تمہیں اپنے ساتھ بدروحوں کے جنگل میں لے جا رہی ہوں۔ جہاں اب میں ملکہ بن کر حکومت کروں گی۔

پیسرن نرتکی نے ایک قہقہہ لگایا اور ناگ کی رسی کھول کر اسے اپنی گود میں اُٹھا لیا۔ پھر دوسرے ہاتھ سے اپنے سب سے خطرناک کالے سانپ کو پٹاری سے نکال کر اپنی کلائی کے گرد لپیٹا اور اندھیرے میں جھونپڑی کے باہر آ کر کھڑی ہو گئی۔ منہ اوپر کر کے آسمان پر چمکتے ستاروں کو دیکھا اور بلند آواز میں بولی۔

اے بدروحوں کے جنگل کے منحوس تارے میری مدد کر۔ میں تیری منحوس بدروحوں کے پاس جا رہی ہوں۔ میں بدروحوں کے جنگل کی ملکہ ہوں۔

یہ کہہ کر کالی پیسرن نرتکی، ناگ اور کالے سانپ کو لے کر ایک

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

طرف چل پڑی ۔ رات کی تاریکی چاروں طرف پھیلی ہوئی تھی ۔ یہ علاقہ ریتلا تھا۔ کہیں کہیں جنگلی جھاڑیاں رات کے اندھیرے میں چڑیلوں کے سروں کی طرح زمین سے باہر نکلی ہوئی تھیں ۔ کالی پیرن چلتی چلتی ایک ٹوٹی پھوٹی چار دیواری کے پاس آ گئی ۔ اس چار دیواری کے اندر ہندو لوگ اپنے مُردوں کو چتا پر رکھ کر جلاتے ہیں۔

یہ تو آپ لوگ جانتے ہی ہوں گے کہ مسلمان، یہودی اور کچھ عیسائی اپنے مردوں کو زمین میں دفن کر کے اِن کی قبریں بنا دیتے ہیں مگر ہندو اور سکھ اپنے مردوں کو لکڑیوں کی چتا پر رکھ کر اوپر گھی یا تیل ڈالکر انہیں آگ لگا دیتے ہیں۔ ساری رات مُردہ جلتا رہتا ہے ۔ دوسرے دِن مردے کے رشتے دار آ کر جلی ہوئی لاش کی ہڈیاں اور راکھ اکٹھی کر کے لے جاتے ہیں اور کسی دریا مین بہا دیتے ہیں ۔

جہاں یہ ہندو سکھ اپنے مردوں کو جلاتے ہیں، انہیں شمشان کہا جاتا ہے۔ رات کے وقت شمشان میں کوئی ڈر کے مارے نہیں جاتا ۔ کیونکہ کہا جاتا ہے کہ جو لوگ گناہ گار ہوتے ہیں، اُن کی روحیں وہیں رہتی ہیں اور بد روحیں بن کر لوگوں سے چمٹ جاتی ہیں ۔ یہاں یہ بات بھی آپ ضرور یاد رکھیں کہ بدروحیں صرف گناہ کرنے والے انسانوں کو ہی چمٹتی ہیں یعنی اپنے جیسے گناہ کاروں کو چمٹتی ہیں ۔ کبھی کوئی بدروح کسی نیک سچ بولنے والے ، خدا اور اُس کے رسولؐ پر پکا یقین رکھنے والے مسلمان کو نہیں چمٹتی بلکہ ایسے نیک مسلمان کو

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

آتا دیکھ کر بد روحیں چیخ مار کر بھاگ جاتی ہیں۔
خونخوار کالی پیرن نرنکی شمشان میں داخل ہو گئی۔ یہاں رات کو ایک مُردہ جلایا گیا تھا۔ یہ ہندو مُردہ بڑا گناہ گار تھا اور غریب لوگوں کا خون چوستا رہا تھا اور سود کھایا کرتا تھا۔ چنانچہ اس کی روح مرنے کے بعد بدرُوح بن کر وہیں شمشان میں منڈلا رہی تھی۔ کالی پیرن کو معلوم تھا کہ شام کو شمشان میں ایک ایسا مُردہ جلایا گیا ہے جو گاؤں میں بڑا بدنام تھا اور جو غریبوں کا خون چوستا رہتا تھا۔ پیرن چِتا کے پاس جا کر کھڑی ہو گئی۔ چِتا میں ابھی تک آگ موجود تھی۔ اور مردے کی ہڈیاں نظر آ رہی تھیں۔ پیرن نے جلدی سے ہاتھ بڑھا کر گناہ گار مردے کی ایک ہڈی اُٹھا لی۔ اتنے میں مُردے کی بدرُوح پیرن کو چمٹ گئی اور ڈراؤنی آواز میں بولی:

اے پیرن تو بھی میری طرح گناہ گار قاتل عورت ہے۔ میں اب تجھے اُس وقت تک نہیں چھوڑوں گی جب تک کہ میں تمہارا خون نہیں چوس جاؤں گی۔"

پیرن نرنکی نے ایک قہقہہ لگایا اور کہا:

اے بدرُوح تو نہیں جانتی کہ تو کس کو چمٹی ہے۔ میں تیرے جنگل کی ہونیوالی ملکہ ہوں۔

اِس کے ساتھ ہی پیرن نرنکی نے ایک خفیہ منتر پڑھ کر پھونک

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

ماری۔ بدروح چیخ مار کر پیرن سے الگ ہوگئی اور بولی۔

اے بدروحوں کی مہارانی! مجھے معاف کر دے۔ مجھ
سے غلطی ہو گئی"

پیرن نرتکی نے قہقہہ لگا کر کہا۔

"اب میرے راستے سے ہٹ جا۔ میں بدروحوں
کے جنگل میں جا رہی ہوں۔ جہاں بدروحوں کی
حکومت ہے اور جہاں تو بھی چتا کی آگ ٹھنڈی
ہونے کے بعد پہنچ جائیگی"

یہ کہہ کر پیرن نرتکی نے مُردے کی گرم گرم ہڈی زور سے چتا کے چبوترے پر ماری۔ ہڈی چبوترے کو لگی تو وہاں ایک شگاف پڑ گیا۔ پیرن شگاف کے اندھیرے میں اتر گئی۔ چونکہ وہ خود ایک گناہ گار قاتل عورت تھی اور مرنے کے بعد اُسے بھی ایک بدروح بنا تھا، اِس لیے وہ اندھیرے میں سب کچھ دیکھ سکتی تھی۔ شگاف کے اندر ایک سرنگ زمین کے اندر جا رہی تھی۔ پیرن سُرنگ میں اترتی چلی گئی۔ کچھ دور چلنے کے بعد آگے ایک عورت کی ڈراؤنی شکل والی مورتی پتھر پر لگی ہوئی تھی۔ اِس مورتی کی زبان باہر لٹک رہی تھی۔ پیرن نے مورتی کی طرف دیکھ کر کہا۔

"بدروحوں کی دیوی! میں ناگ دیوتا کو قابو کر کے
لے آئی ہوں۔ اب اپنا وعدہ پورا کر۔ ناگ دیوتا

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

قبول کر اور مجھے بدروحوں کی جنگل کی ملکہ بنا دے
اور مہارانی کی طاقت دے۔

ڈراؤنی مورتی اپنی جگہ سے دو بار دائیں بائیں ہلی۔ پھر اِس کی زبان میں حرکت پیدا ہوئی اور آواز آئی۔

"نرتکی پسیرن! میں پسیرن دیکھ رہی ہوں کہ تیری
گود میں ناگ دیوتا سُرخ نیولے کی شکل میں موجود
ہے۔ اِس نیولے ناگ دیوتا کو میرے منہ میں ڈال
دے۔ پھر میں تمہیں بدروحوں کے جنگل کی ملکہ
بنا دوں گی۔"

پسیرن نرتکی نے ناگ دیوتا کو فوراً مورتی کے منہ میں ڈال دیا۔ مورتی نے زبان اندر کر لی۔ ناگ نیولے کی شکل میں مورتی کے حلق سے ہوتا ہوا نیچے اِس کے پیٹ میں گر گیا۔ مورتی کے پتھریلے پیٹ میں گھُپ اندھیرا تھا۔ ناگ کے پاس اس کی طاقت نہیں تھی۔ وہ لاچار ہو کر مورتی کے پیٹ میں ایک طرف بیٹھ گیا۔

پسیرن نرتکی نے مورتی سے کہا۔

"بدروحوں کی دیوی! میں نے تیری شرط پوری کر دی"
اب تو مجھے بدرُوحوں کی ملکہ کی طاقت عطا کر دے۔"

ڈراؤنی مورتی نے اپنا ہاتھ اوپر اُٹھایا۔ پسیرن نرتکی اسے دیکھ رہی تھی۔ مورتی نے اپنا ہاتھ پسیرن نرتکی کے سر پر رکھ دیا۔ اِس کے

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

ساتھ ہی وہاں بجلی چمک گئی۔ دوسرے لمحے پیرن کے اندر زبردست طاقت پیدا ہو چکی تھی۔ اُس کے سر پر کچھوے جیسا ایک بدشکل تاج پڑا تھا۔ جس میں سے ایک سانپ اپنی گردن نکالے بار بار اپنی زبان لہرا رہا تھا۔ پیرن نرتکی نے اپنا کالا سانپ گلے میں ڈال لیا اور دونوں بازو پھیلا کر بولی۔

"بدروحوں کی دیوی! تیرا شکریہ!"

ڈراونی مورتی نے کہا۔

"آج سے تو بدروحوں کی ملکہ ہے۔ جا اور بدروحوں کی دنیا میں جا کر اِن پر حکومت کر۔ تو قیامت تک اِن پر حکومت کرے گی۔"

پیرن نرتکی نے اپنا سیاہ ہاتھ اپنے سینے پر رکھا اور غائب ہو گئی جب وہ دوبارہ ظاہر ہوئی تو بدروحوں کی دنیا کے محل میں تھی۔ وہ مگرمچھ ایسی شکل والے تخت پر بیٹھی تھی۔ بدرُوح کنیزیں اِس کے آگے ہاتھ باندھے کھڑی تھیں۔ ایک بدرُوح کنیز نے جُھک کر کہا۔

"بدروحوں کے جنگل کی دُنیا میں نئی ملکہ نرتکی کا آنا مبارک ہو۔"

باقی ساری کنیزوں نے بھی بدروحوں کی نئی ملکہ نرتکی کو جُھک کر سلام کیا اور کہا۔

"مہارانی! آج سے اِس جنگل کی تمام بدروحیں

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

تمہارے حکم پر چلیں گی۔"

پیرن نرتکی نے تالی بجا کر کہا۔

"بدروحوں کے یم رُوت کو حاضر کرو۔"

اسی وقت بدرُوحوں کا یم روت حاضر ہو گیا۔ یہ یم رُوت گناہ گار بدروحوں کی موت کا فرشتہ تھا اور گناہ گار لوگوں کی جان قبض کرتا تھا اور انہیں بدروح بنا تا تھا۔ پیرن نے کہا۔

"یم رُوت! میں بدروحوں کی مہارانی ہوں۔ اب تو میرا غلام ہے۔"

یم روت نے ہاتھ باندھ کر کہا۔

"میں تمہارا غلام ہوں مہارانی! اِس جنگل کی ساری بدروحیں تیری غلام ہیں۔ تو مجھے جس کی جان نکالنے کا حکم دے گی میں فوراً اِس کی جان نکال کر لے آؤں گا۔"

پیرن نرتکی نے خوش ہو کر کہا۔

"شاباش! جاؤ اور آج رات میرے مہارانی بننے کی خوشی میں جشن مناؤ۔"

اِدھر جشن کی تیاریاں ہو رہی تھیں اور اُدھر سُرنگ والی ڈراؤنی مورتی کے پیٹ میں ناگ سُرخ بنولے کی شکل میں خاموش بیٹھا سوچ رہا تھا کہ اسے اب کیا کرنا چاہیے۔ اِس کی طاقت ختم ہو چکی تھی۔ وہ

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

کسی کو اپنی مدد کے لیے بھی نہیں بلا سکتا تھا۔ مورتی پتھر بن گئی تھی ناگ مورتی کے پیٹ کے اندھیرے میں پڑا تھا۔ اسی طرح چار پانچ دن گذر گئے۔ کسی طرف سے ناگ کو کوئی آواز نہ آئی۔ سرنگ میں سے بھی کوئی نہ گذرا۔ مورتی بھی پتھر کی طرح خاموش تھی۔

ناگ کو ہم ڈراؤنی مورتی کے پیٹ میں چھوڑ کر دو ہزار سال پہلے اسی ملک ہندوستان کی طرف واپس چلتے ہیں۔ اِس ملک ہندوستان کے جنوبی ساحل کے پرانے قلعے میں ماریا کو جادوگر راجکمار نے اسکی پیٹھ پر اپنے خونی پنجے کا نشان لگا کر اِسے اپنی راجکماری بنا کر رکھا ہوا تھا۔ ماریا کی اب ساری یادداشت واپس آگئی تھی مگر اِس کی طاقت ابھی واپس نہیں آئی تھی۔ ماریا کو سب کچھ یاد آگیا تھا کہ وہ کیسے تھیو سانگ اور جولی سانگ اور ناگ سے جدا ہو کر یہاں پھنس گئی تھی۔ اب اُس نے اِس راجکمار کے چنگل سے نکلنے کی کوشش شروع کردی۔ اوپر سے وہ راجکمار سے ہنس کر بات کرتی تھی مگر اندر سے فرار ہونیکی ترکیبیں سوچنے لگی تھی۔

راجکمار ہفتے میں ایک بار ماریا سے ملنے آتا تھا۔ ماریا غائب نہیں تھی بلکہ نظر آرہی تھی۔ ایک رات ماریا اپنے قلعے والے کمرے کی بالکونی میں کھڑی نیچے گہری تاریک کھڈ کو دیکھ رہی تھی۔ اور سوچ رہی تھی کہ یہی وہ بالکونی ہے جہاں سے اِس ظالم راجکمار نے راجکماری کو نیچے دھکا دے کر مار ڈالا تھا۔ اچانک ماریا کے دِل میں خیال آیا کہ بے چاری راجکماری

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

بے گناہ تھی۔ اس کی رُوح کو ثواب پہنچانے کے لیے ضرور دُعا کرنی چاہیے چنانچہ ماریا نے خداوند سے راجکماری کی رُوح کے واسطے دُعا مانگی اور سینے پر صلیب کا نشان بنایا۔ صلیب کا نشان بناتے ہی ماریا کو یوں لگا جیسے کسی نے پیچھے اُس کے کاندھے پر ہاتھ رکھا ہے۔ ماریا نے پلٹ کر دیکھا۔ اس کے پیچھے وہی راجکماری کھڑی تھی جس کو راجکمار نے بالکونی سے کھڈ میں گرا کر مار ڈالا تھا۔

ماریا حیران ہو گئی۔ راجکماری نے نرم آواز میں کہا۔

"میری بہن تمہاری دُعا میں نہ جانے کیا اثر تھا کہ میں آگ میں جل رہی تھی کہ ایک دم سے آگ ٹھنڈی ہو گئی اور میں پھولوں کے بستر پر آ گئی۔ پھر مجھے معلوم ہوا کہ تم نے میری بخشش کے لیے دُعا کی تھی۔ اب میں تیری مدد کرنے یہاں آئی ہوں۔"

ماریا نے کہا۔

"پیاری بہن! کسی طریقے سے میری کھوئی ہوئی طاقت مجھے واپس دلا دو۔ پھر میں خود بخود یہاں سے نکل جاؤں گی۔"

راجکماری نے مسکرا کر کہا۔

"تمہاری طاقت تمہارے پاس ضرور واپس

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

آ جائے گی۔ مگر تو پھر بھی یہاں سے نہیں
نکل سکے گی۔ تو اِس ظالم راجکمار کو نہیں
جانتی۔ وہ ایک خبیث رُوح ہے۔ اُس
نے تیری پیٹھ پر جو اپنے خونی پنجے کا نشان
لگا دیا ہے۔ جب تک وہ نشان تیری پیٹھ پر
موجود رہے گا تو یہاں سے کبھی باہر نہیں
نکل سکے گی۔"

ماریا نے بے چین ہو کر کہا۔

"تو پھر کچھ کرو کہ اِس خونی نشان سے مجھے
نجات ملے۔"

راجکماری بولی:

"میرے ساتھ آؤ۔"

راجکماری ماریا کو ساتھ لیکر قلعے کے باغ میں آ گئی۔ باغ میں اندھیرا تھا۔ اندھیرے میں دونوں اچھی طرح سے دیکھ رہی تھیں۔ باغ کے ایک کونے میں ایک آم کے درخت کے نیچے ایک چھوٹی سی باؤلی تھی جس میں پانی بھرا ہوا تھا۔ راجکماری نے کہا۔

"ماریا بہن! کل پورے چاند کی رات ہے۔ کل آدھی
رات کے بعد اِس باؤلی پر آنا۔ یہاں تمہیں
ایک آدمی کی لاش تیرتی ہوئی ملے گی۔ وہ

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

تمہیں کہے گی کہ میرا ہاتھ پکڑ کر باہر نکالو۔ تم
اس کا ہاتھ پکڑ لینا۔ لاش تمہیں پانی میں
کھینچ کر نیچے لے جائے گی جب تم پانی میں
غوطہ کھا کر باہر نکلو گی تو تمہاری طاقت بھی واپس
آ گئی ہو گی اور تمہیں اس منحوس قلعے سے
نجات بھی مل جائے گی۔"

ماریا نے پوچھا۔
"پھر میں کہاں ہوں گی؟ کیا میں عنبر، ناگ، کیٹی اور
تھیوسانگ جولی سانگ سے مل سکوں گی؟"

راجکماری نے کہا۔
"تم آج کے زمانے سے نکل کر وادیٔ سندھ کے
زمانے میں پہنچ جاؤ گی۔ اس سے آگے میں
تمہیں کچھ نہیں بتا سکتی۔ بس جتنا بتانا تھا، بتا
دیا۔ اب میں جاتی ہوں۔"
اور راجکماری غائب ہو گئی۔ ماریا واپس قلعے کے کمرے میں آ
گئی۔ دوسرے دن رات کو ماریا بالکونی میں آ گئی۔ آسمان پر پورا
چاند نکلا ہوا تھا۔ ہر طرف پہاڑیوں اور جنگل میں چاندنی پھیلی ہوئی
تھی۔ ماریا نے جب محسوس کیا کہ رات آدھی سے زیادہ گذر گئی ہے
تو وہ منحوس قلعے سے نکلی اور باؤلی پر آ گئی۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

کیا دیکھتی ہے کہ باؤلی کے پانی میں ایک آدمی کی سفید لاش تیر رہی تھی۔ لاش نے ماریا کو دیکھا تو آواز دی۔

"مجھے یہاں سے باہر نکالو۔ میں ڈوب رہا ہوں"۔

ماریا نے نیچے جھک کر لاش کی طرف اپنا ہاتھ بڑھایا۔ لاش نے ماریا کے ہاتھ کو پکڑ کھینچ لیا اور پانی کے نیچے لے جا کر چھوڑ دیا۔ ماریا کو غوطہ آ گیا۔ وہ جب ہاتھ پاؤں چلاتی پانی سے باہر نکلی تو کیا دیکھتی ہے کہ آسمان پر سورج چمک رہا ہے۔ اس کے چاروں طرف ریت کے ٹیلے اور کہیں کہیں کیکر کے درختوں کے جھنڈ ہیں۔ راجکماری نے کہا تھا کہ تم وادیٔ سندھ میں نکل جاؤ گی اور منحوس قلعے سے بھی نجات حاصل کر لو گی۔ ایسا ہی ہوا تھا۔ وہاں نہ وہ منحوس سرد پُراسرار قلعہ تھا اور نہ سمندر۔ اس کی جگہ چاروں طرف خشک ریتلا میدان تھا اور دھوپ نکلی ہوئی تھی"۔

ماریا نے اپنے جسم کو دیکھا۔ وہ غائب تھی۔ نظر نہیں آ رہی تھی۔ ماریا کی طاقت واپس آ چکی تھی۔ اُس نے خدا کا شکر ادا کیا۔ اب اُسے اپنے دوستوں عنبر، ناگ، کیٹی، جولی سانگ اور تھیو سانگ

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

کی تلاش تھی۔ وہ بنجر میدان میں درختوں کے ایک جھنڈ کی طرف چل پڑی۔ اُس نے اپنی واپس آئی ہوئی طاقت کو آزمانے کے لیے زمین پر سے اُچھل کر ہوا میں تیرنا شروع کر دیا۔ اُس نے فضا میں سونگھا۔ وہاں کسی طرف سے بھی عنبر، ناگ کیٹی یا جولی سانگ اور تھیوسانگ کی خوشبو نہیں آرہی تھی۔ پھر بھی ماریا اِن کی تلاش میں آگے بڑھتی گئی۔

سب سے پہلے ماریا یہ معلوم کرنا چاہتی تھی کہ یہ کون سا زمانہ ہے۔ کیا وہ تین ہزار سال پرانے زمانے میں ہی ہے یا اِس کے آگے کے زمانے میں نکل آئی ہے۔ ماریا کو درختوں کے جھنڈ کے پیچھے ایک کچی سڑک نظر آئی۔ سڑک کے کنارے بجلی کے کھمبے لگے ہوئے تھے۔ یہ بجلی کے تاروں کے کھمبے تھے۔ ماریا فوراً سمجھ گئی کہ وہ ۱۹۸۹ء کے ماڈرن سائنس کے زمانے میں نکل آئی تھی۔ بجلی کے کھمبوں کو وہ پہچانتی تھی۔ کیونکہ وہ اِس سے پہلے بھی ۱۹۸۰ء میں ماڈرن زمانے کے شہر لاہور آچکی تھی۔ اُس نے ایک مسجد دیکھی تو اُسے یقین ہو گیا کہ وہ ۱۹۸۰ء یا ۱۹۸۹ء کے زمانے کے پاکستان میں آگئی ہے۔ وہ سڑک پر اتر آئی۔ اتنے میں ایک بس گرد اُڑاتی گذر گئی۔ ماریا نے اُس کے اوپر اُڑنا شروع کر دیا۔

کچھ میل کے بعد ایک کھمبے کے باہر بس رُک گئی۔ یہاں ایک دفتر کے اوپر پاکستان کا جھنڈا لہرا تھا۔ یہ میونسپل کمیٹی کا دفتر تھا۔ ماریا نے ایک بورڈ پر پاکستان اور مزدور کا نام لکھا ہوا دیکھا۔ اُسے یقین

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

ہوگیا کہ وہ ماڈرن زمانے کے پاکستان کے صوبہ سندھ میں ہے۔ اب وہ کسی بڑے شہر پہنچ کر اپنے دوستوں کو تلاش کرنا چاہتی تھی کہ شاید وہ بھی اس زمانے میں پہنچ چکے ہوں۔ بس آگے چل پڑی۔ ماریا بھی اس کے اوپر اُڑنے لگی۔

بس ایک صحرائی علاقے سے گذرنے کے بعد ایک میدان میں آگئی جہاں کہیں کہیں کھجوروں کے درخت تھے۔ بس ایک چھوٹی سی جھیل کے قریب سے گذر گئی۔ اچانک ماریا کو سڑک کے درمیان ایک کٹا ہوا درخت پڑا نظر آیا۔ بس کے ڈرائیور نے بھی یہ درخت دیکھ لیا تھا۔ اس نے جلدی سے بریک لگا دی۔ اور بس کو واپس موڑنے لگا۔ وہ جانتا تھا کہ یہ درخت ڈاکوؤں نے ڈالا ہوا ہے۔ اتنی دیر میں بندوق کا فائر ہوا اور چھ سات ڈاکو جنہوں نے اپنے چہرے چھپا رکھے تھے بندوقیں تانے سڑک کے کنارے درختوں سے نکل کر سامنے آگئے۔ اور انہوں نے بس کو گھیرے میں لے لیا۔ ان کے سردار ڈاکو نے بندوق کا فائر کر کے کہا۔

"سارے مسافر باہر نکل آؤ۔"

مسافر ڈرے اور سہمے ہوئے تھے۔ اس سڑک پر اکثر ڈاکے پڑتے رہتے ہیں۔ جو مسافر ڈاکوؤں کا مقابلہ کرنے کی کوشش کرتا، ڈاکو اسے گولیوں سے بھون ڈالتے تھے۔ سارے مسافر بس سے نکل کر قطار میں کھڑے ہو گئے۔ ان میں سے ایک عورت اور اس کی

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

جوان لڑکی بھی تھی۔ سب ڈرے ہوتے تھے اور کانپ رہے تھے۔ ڈاکوؤں کے سردار نے کہا۔

"تمہارے پاس جو زیور، نقدی ہے نکال کر زمین پر رکھ دو۔"

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

قبر کی خوشبو

مسافروں نے اپنی اپنی جیبوں سے نقدی وغیرہ اور کلائیوں سے گھڑیاں اتار کر زمین پر رکھ دیں۔ عورت نے بھی اپنے اور اپنی جوان بیٹی کے کانوں سے سونے کے بُندے اتار کر نیچے رکھ دیئے۔ ڈاکوؤں نے ساری چیزیں اُٹھالیں۔ اتنے میں ڈاکوؤں کے سردار کی نظر جوان لڑکی پر پڑ گئی۔ اُس نے اس کا ہاتھ پکڑ کر کھینچا اور کہا۔

"میں تم سے شادی کروں گا۔"

عورت اِس کے پاؤں پڑ گئی۔ "سردار اِسے معاف کر دو۔ اِس کی شادی ہو چکی ہے۔" ڈاکو نے گرج کر کہا۔

"ہم اِس کے خاوند کو گولی مار دیں گے۔ پھر تو میں اِس سے شادی کر سکوں گا۔"

لڑکی رونے لگی۔ ڈاکوؤں کی منتیں کرنے لگی۔ عورت بھی اِس کے پاؤں پڑنے لگی خدا اور رسول کا واسطہ دینے لگی۔ مگر ڈاکو زبردستی لڑکی کو کھینچ کر گھوڑے کے پاس لے گیا۔

ماریا ایک طرف کھڑی یہ سب کچھ دیکھ رہی تھی۔ وہ درختوں

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

کے پیچھے چلی گئی اور غیبی حالت سے ظاہر ہو گئی تو سونے کے زیورات پہنے ہوئے تھی۔ وہ ایک دم ڈاکوؤں کے سامنے آگئی اور بولی۔

سردار! اِس لڑکی کو چھوڑ دو اور مجھے پکڑ لو۔
میں تم سے شادی کرنے کو تیار ہوں۔ میرے
پاس زیور بھی بہت ہیں"۔

ڈاکوؤں کے سردار نے ایک بہت ہی خوبصورت گوری لڑکی کو زیورات میں لدے پھندے دیکھا تو اُس کی لالچی آنکھیں چمک اُٹھیں۔ اُس نے کہا۔

"میں اِس لڑکی سے بھی شادی کروں گا اور تم
سے بھی بیاہ کروں گا۔ تم دونوں میری بیویاں
ہوں گی"۔

ماریا نے کہا۔

"اگر تم نے اِس بے قصور معصوم لڑکی کو نہ چھوڑا
تو تمہیں اِس گناہ کی سزا ملے گی کیونکہ یہ لڑکی
شادی شدہ ہے۔ یہ کسی کی امانت ہے"۔

ڈاکو سردار قہقہہ لگا کر ہنسا اور بولا۔

"ارے دیکھو! یہ لڑکی مجھے نصیحتیں کرنے لگی ہے"۔

اُس نے اپنے ساتھی ڈاکو سے کہا۔

"کالو رام! اِس لڑکی کو پکڑ کر لے چلو"۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

"میں اب بھی تمہیں خبردار کرتی ہوں کہ اِس لڑکی کو چھوڑ دو ورنہ جو کچھ بعد میں ہو گا اِس کی ساری ذمے تم پر ہو گی مجھ پر نہیں۔"

ہندو ڈاکو غصے میں چیخ اُٹھا۔

"کالو رام! اِس گستاخ لڑکی کو گولی مار دو"

کالو رام ڈاکو نے بندوق کی نالی کا رُخ ماریا کی طرف کیا اور فائر کر دیا۔ بندوق کی نالی نے آگ اُگلی۔ دھماکہ ہوا اور گولی ماریا کو لگنے کی بجائے درخت سے جا لگی۔ کیونکہ ماریا غائب ہو چکی تھی۔

یہ معاملہ دیکھ کر سارے مسافر اور ڈاکو ایک دوسرے کا منہ تکنے لگے۔ کالو رام نے سہمی ہوئی آواز میں کہا۔

"سردار! یہ کہیں کالی ماتا تو نہیں تھی؟"

سردار نے کہا۔

"کالی ماتا کی تو ہم پوجا کر کے چلے تھے۔ یہ کوئی چڑیل تھی۔ گولی کی آواز سن کر بھاگ گئی ہے۔ چلو اِس لڑکی کو اٹھا کر لے چلو۔"

اب ماریا کی سمجھ میں آیا کہ یہ ہندو ڈاکو ہے۔

جونہی ڈاکو معصوم لڑکی کی طرف بڑھے، کسی نے جیسے اِن کی گردنوں پر کوئی بھاری چیز ماری۔ دونوں ڈاکوؤں کی گردنیں ٹوٹ گئیں اور وہیں گر پڑے۔ دوسرے ڈاکو سہم کر پیچھے ہٹ گئے۔ سردار نے چلّا کر کہا۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

"یہ جادو ٹونہ ہے۔ مجھ پر جادو کا اثر نہیں ہو سکتا۔ میں اِس لڑکی کو اُٹھاتا ہوں۔ دیکھتا ہوں مجھے کون روکتا ہے۔"

ماریا نے آواز دی۔

"بدنصیب ظالم کافر! آج تجھے تیری اور تیرے ساتھیوں کی موت کھینچ کر یہاں لے آئی ہے۔ اگر تو یہ ظلم نہ کرتا تو شاید میں تمہیں معاف کر دیتی۔ مگر اب میں تمہیں کبھی معاف نہیں کروں گی۔"

ڈاکو سردار بوکھلا سا گیا۔ ماریا نے اُس کے ہاتھ سے بندوق چھین لی اور ہوائی فائر کیا۔ دوسرے ڈاکو بھاگے مگر ماریا اُڑ کر اُن کے سروں کے اوپر آگئی اور بھاگتے بھاگتے اِن پر گولیاں برسانے لگی۔ سارے ڈاکو گولیاں کھا کر خون میں لت پت ہو کر گر پڑے اور تڑپ تڑپ کر مر گئے۔ سردار ڈاکو گھوڑے پر بیٹھ کر بھاگا۔ ماریا نے بس کے مسافروں سے کہا۔

"تم لوگ اپنی اپنی نقدی، زیور اور گھڑیاں لے کر بس میں سوار ہو کر چلے جاؤ۔"

مسافر بھی سخت ڈرے ہوئے تھے مگر خدا کا شکر ادا کر رہے تھے

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

کہ اُس نے عین وقت پر غیبی مدد بھیج دی۔ وہ جلدی جلدی بس میں سوار ہو گئے۔ لڑکی کی ماں غیبی ماریا کو دُعائیں دینے لگی۔ ڈرائیور نے بس سٹارٹ کی اور حیدرآباد شہر کی طرف روانہ ہو گیا۔

ماریا ہوا میں اُڑتی ہوئی اُس طرف چلی گئی جدھر ہندو ڈاکو گھوڑے پر سوار ہو کر گیا تھا۔ ماریا کو پہلے تو ڈاکو نظر نہ آیا کیونکہ وہاں بہت کھنڈر تھے اور گہرے نشیب تھے۔ آخر ماریا کو ڈاکو سردار دکھائی دے گیا۔ وہ گھوڑا دوڑاتا ایک طرف بھاگا جا رہا تھا۔ ماریا اُسے زندہ نہیں چھوڑنا چاہتی تھی کیونکہ وہ جانتی تھی کہ اگر یہ زندہ رہا تو نہ جانے کتنے اور انسانوں پر ظلم کرے گا۔ کتنی بے گناہ معصوم عورتوں کو بے عزت کرے گا اور کتنے لوگوں کو قتل کریگا۔

ماریا ایک سیکنڈ میں اُس کے سر کے اوپر آگئی۔ ڈاکو سردار اپنی طرف سے خطرے سے باہر نکل آیا تھا۔ وہ یہی سوچ رہا تھا کہ اب وہ بچ گیا ہے اور اُسے کوئی کچھ نہیں کہے گا۔ لیکن وہ نہیں جانتا تھا کہ موت اُس کے سر کے اوپر منڈلا رہی ہے۔ یہ موت ماریا کی شکل میں تھی جو اُس کے سر کے اوپر اُڑ رہی تھی۔ ماریا کے ہاتھ میں ابھی تک بندوق تھی۔ ماریا اُڑتے اُڑتے نیچے آگئی اور کافی آگے جا کر اُس نے فائر کر دیا۔ گھوڑا دھماکے کی آواز سے گھبرا کر سیدھا کھڑا ہو گیا۔ ڈاکو سردار نیچے گر پڑا۔ اِس نے بندوق تان لی اور درخت کے پیچھے گھبرایا ہوا آکر بیٹھ گیا۔

ماریا بڑے آرام سے اُس کے سامنے آکر کھڑی ہو گئی۔ ڈاکو سردار اسے دیکھ نہیں سکتا۔ وہ آنکھیں کھولے اِدھر اُدھر تک

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

رہا تھا کہ یہ فائر کی آواز کہاں سے آئی تھی کہ ماریا نے بڑے آرام سے بندوق کی نالی ڈاکو سردار کے ماتھے کے ساتھ لگا دی۔ ڈاکو سردار گھبرا کر اُٹھ کر ایک طرف کو دوڑا۔ ماریا اُچھل کر فضا میں بلند ہوئی اور اِس کے سر کے اوپر آگئی۔

اب اُس نے آواز دیکر کہا۔

"تمہارے آگے پیچھے ہر طرف موت ہی موت ہے۔ تم کہاں بھاگے جا رہے ہو"

اِس کے ساتھ ہی ماریا نے ڈاکو کی ٹانگوں میں گولی مار دی۔ ڈاکو چیخ مار کر وہیں گر پڑا۔ اِس کی ٹانگوں سے خون بہنے لگا۔ وہ پھر بھی بندوق ہاتھ میں لیے کبھی اِدھر کبھی اُدھر نشانہ لینے کی کوشش کر رہا تھا مگر اسے کہیں دشمن نظر نہیں آرہا تھا۔

"میں تمہاری آخری خواہش پوری نہیں کروں گی۔ اِس لیے یہاں سے سیدھا جہنم میں چلے جاؤ۔ کیونکہ تمہارے ظلم و ستم کا یہی انجام ہونا چاہیے"

اور ماریا نے ہندو ڈاکو کے دِل کے عین اوپر بندوق کی نالی لا کر فائر کر دیا۔ دھماکہ ہوا۔ نالی سے گولی نکل کر ہندو ڈاکو کے سینے کو پھاڑتی ہوئی دوسری طرف سے نکل گئی۔ ڈاکو خون میں نہا کر نیچے گرا اور اسی وقت مر گیا۔

ماریا نیچے زمین پر آگئی۔ اُس نے جھک کر ظالم ڈاکو کی لاش کو

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

دیکھا وہ ختم ہو چکا تھا۔ ماریا نے بندوق اُس کے اوپر پھینکی اور چاروں طرف دیکھا کہ اب اسے کس طرف چلنا چاہیئے۔ وہ حیدر آباد جانے والی سڑک سے کافی دُور جنگل میں اندر کی طرف نکل آئی تھی۔ وہ اِس طرف چل پڑی جس طرف سُورج مٹی کے اونچے نیچے ٹیلوں کے پیچھے غروب ہو رہا تھا۔

ابھی ماریا کچھ ہی دور گئی ہو گی کہ اسے فضا میں ایک عجیب سی پاکیزہ اور مقدس خوشبو محسوس ہوئی۔ ماریا نے سوچا کہ یہ ضرور کسی پھول کی خوشبو ہے۔ ماریا کا دِل چاہا کہ وہ اِس پھول کے پاس جائے اور دیکھے کہ جس پھول کی خوشبو اتنی مقدس اور میٹھی ہے وہ خود کس قدر خوبصورت ہو گا۔ ماریا خوشبو کے پیچھے پیچھے چلنے لگی۔ وہ ایک باغ میں آ گئی۔ اِس باغ میں گلاب کے پھول لگے تھے مگر یہ خوشبو اِن پھولوں میں سے نہیں آ رہی تھی۔ ماریا نے دو قدم آگے بڑھائے تو کیا دیکھتی ہے کہ پھولوں کے جھاڑ کے پیچھے ایک قبر ہے۔ یہ قبر بڑی پرانی تھی اور پتھروں پر زنگار لگا ہوا تھا۔ قبر کے پیچھے کوئی کتبہ نہیں تھا۔

مقدس خوشبو اِسی قبر سے آ رہی تھی۔ ماریا قبر کے پاس رُک گئی اتنے میں قبر میں سے ایک آواز آئی۔

"ماریا! تم حیران ہو رہی ہو کہ یہ خوشبو اِس قبر میں سے کیسی آ رہی ہے؟ تو سنو! میں ایک مسلمان شہید ہوں۔ میں آج سے کئی سو سال

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

پہلے مسلمان سپہ سالار محمد بن قاسم کی فوج کے ساتھ وادیٔ سندھ میں کفار کے لشکر سے جنگ لڑنے آیا تھا۔ سندھ کے ہندو راجہ داہر شاہ نے کچھ مسلمان عورتوں پر ظلم کیا تھا جن کی فریاد پر محمد بن قاسم مسلمانوں کا لشکر لے کر یہاں آیا۔ اِس جگہ گھمسان کی جنگ ہوئی مسلمانوں کو اللہ نے فتح دی مگر میں شہید ہو گیا۔ یہ میری خوش قسمتی ہے کہ جہادِ اسلام میں مجھے شہادت کا درجہ نصیب ہوا۔ میں خوش ہوں کہ تم نے بھی تھوڑی دیر پہلے ایک ہندو ڈاکو کے ظلم سے ایک مسلمان لڑکی کی عزت بچائی ہے۔"

ماریا بڑے ادب سے قبر کے سرہانے بیٹھ گئی اور بولی۔

"اے عظیم مسلمان شہید! یہ میری کتنی بڑی خوش نصیبی ہے کہ میں عظیم مسلمان سپہ سالار محمد بن قاسم کی فوج کے ایک شہید کی آواز سن رہی ہوں۔"

شہید کی آواز آئی۔

"جو لوگ ظلم کا مقابلہ کرتے ہیں اور پاک باز عورتوں کی عزتوں کو بچاتے ہوئے اپنی جان قربان کر

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

دیتے ہیں وہ شہید ہوتے ہیں۔ میں تم پر بڑا
خوش ہوں کہ تم نے ایک بے گناہ لڑکی کو ایک
کافر کے ظلم سے بچا لیا اور کافر کو موت کے گھاٹ
اتار دیا۔ مجھے بتاؤ میں تمہارے لیے کیا کر سکتا ہوں۔"

ماریا نے کہا۔

"اے عظیم شہید! آپ نے مجھ سے بات کی۔ میرے
لیے یہی بہت کچھ ہے اور میں اسے اپنی زندگی
کی سب سے بڑی خوش بختی سمجھتی ہوں۔"

شہید کی آواز آئی۔

"پھر بھی میں چاہتا ہوں کہ تم اپنی کسی خواہش
کا اظہار کرو۔"

ماریا کے منہ سے نکل گیا۔

"مجھے ناگ بھائی کے پاس پہنچا دیجیے۔"

شہید کی آواز بلند ہوئی۔

"یہاں سے کچھ دُور مشرق کی طرف ایک شمشان
ہے وہاں تمہیں ناگ مل جائے گا۔ خدا تمہاری
حفاظت کرے۔ آمین! اب میں اپنی جنت
میں واپس جا رہا ہوں۔"

اِس کے بعد مقدس میٹھی خوشبو آہستہ آہستہ دُور ہونے لگی پھر یہ

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

خوشبو غائب ہو گئی۔ ماریا مشرق کی طرف چل پڑی۔ کچھ دُور جانے کے بعد اسے ایک ٹوٹی پھوٹی چار دیواری نظر آئی۔ ماریا کو اچانک یہاں ناگ کی خوشبو آئی۔ ماریا کی خوشی کی کوئی انتہا نہ رہی۔ وہ جلدی سے شمشان میں داخل ہو گئی۔ وہاں چبوترے پر رات کو کسی مُردے کی لاش جلائی گئی تھی۔ چبوترے پر راکھ پڑی تھی۔ ناگ کی خوشبو اُسی چبوترے سے آ رہی تھی۔ ماریا غیبی حالت میں تھی۔ وہ جس دیوار کے اندر چاہے داخل ہو سکتی تھی جب اُس کو یقین ہو گیا کہ ناگ کی خوشبو چبوترے کے اندر سے آ رہی ہے تو وہ چبوترے کی دیوار کے اندر داخل ہو گئی۔ کیا دیکھتی ہے کہ آگے ایک اندھیری سُرنگ ہے۔ ماریا سُرنگ میں آگے بڑھتی گئی۔ ناگ کی خوشبو تیز ہوتی جا رہی تھی۔

اچانک ماریا کو سرنگ میں ایک ڈراؤنی شکل والی مورتی نظر پڑی ناگ سُرخ بنولے کی شکل میں اسی مورتی کے پیٹ میں تھا۔ مگر اسے ماریا کی خوشبو نہیں آ رہی تھی۔ وہ ماریا سے اس کی زبان میں بات نہیں کر سکتا تھا۔ ناگ صرف بنولے کی زبان میں بول سکتا تھا۔ ماریا نے محسوس کر لیا تھا کہ ناگ کی خوشبو اِس مورتی سے آ رہی ہے۔ لیکن ایسا تو نہیں ہے کہ یہ مورتی ناگ ہی کی ہو۔

ماریا ابھی مورتی کے سامنے کھڑی اسے غور سے دیکھ ہی رہی تھی کہ اچانک اسے دو بھیانک شکلوں والے آدمی سرنگ کی دوسری طرف

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

سے آتے نظر آئے۔ ماریا زمین سے اوپر اٹھ گئی۔ یہ دو بدروحیں تھیں۔
دونوں بدروحیں مورتی کے سامنے آئیں انہوں نے جھک کر مورتی کو سلام کیا اور ایک بدروح کہنے لگی ۔

مورتی دیوی : ہماری بدروحوں کی ملکہ نے
سلام بھیجا ہے اور کہا ہے کہ آپ کے پیٹ
میں جو سُرخ نیولا ہے' اِس کو باہر نہ نکلنے
دیا جائے۔

مورتی کی زبان منہ کے اندر چلی گئی اور پھر اِس کا منہ بند ہو گیا
بدرُوح نے جھک کر کہا ۔

"مورتی دیوی کا شکریہ"

یہ کہہ کر دونوں بدروحیں جدھر سے آئی تھیں' اُدھر کو چلی گئیں۔

ماریا سوچ میں پڑ گئی کہ اِس پتھر کی مورتی کے پیٹ میں سُرخ نیولا کون ہے۔ کہیں ایسا تو نہیں ہے کہ ناگ کو بدروحوں کی ملکہ نے جادو کے زور سے نیولا بنا کر اِس کے پیٹ میں قید کر دیا ہے کیونکہ ناگ کی خوشبو بھی مورتی کے اندر ہی سے آرہی تھی۔ ماریا اسی وقت مورتی کے پیٹ میں داخل ہو گئی۔ پیٹ کے اندر جا کر کیا دیکھتی ہے کہ ایک سرخ نیولا ایک طرف چپ چاپ سر جھکائے بیٹھا ہے۔ ماریا اِس کے قریب گئی۔ نیولے کے جسم سے ناگ کی بڑی تیز خوشبو آرہی تھی۔ ناگ کو ماریا کی

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

خوشبو کا احساس نہیں ہوا تھا۔ ماریا کو یقین ہو گیا کہ یہی ناگ ہے۔ اس نے نیولے کو اُٹھا لیا۔ نیولا یعنی ناگ اِس کے ہاتھوں میں آتے ہی نظر آنا بند ہو گیا کیونکہ ماریا خود غائب تھی اور جو چیز وہ اٹھا لیتی تھی وہ بھی غائب ہو جاتی تھی۔ ماریا کو خطرہ تھا کہ ہو سکتا ہے موری دیوی اس پر حملہ کر دے۔ مگر موری خاموش تھی۔ ماریا جونہی ناگ کو لے کر موری کے پیٹ سے باہر نکلی ایک طرف سے کسی عورت کی ڈراؤنی چیخ کی آواز فضا میں بلند ہوئی اور پھر وہاں زلزلہ سا آگیا۔

سرنگ کی دیواریں ڈولنے لگیں۔ سامنے سے پیسرن نرتکی بال کھولے چیخیں مارتی موری کی طرف بڑھی اِس کے گلے میں جو سانپ لٹک رہا تھا اُس نے ماریا کے جسم سے آتی ہوئی ناگ دیوتا کی خوشبو کو محسوس کر لیا تھا۔ وہ پیسرن کی گردن سے نکل کر جہاں ماریا فضا میں بلند تھی وہاں آکر کنڈلی مار کر بیٹھ گیا اور بار بار سر جھکانے لگا۔ ناگ دیوتا کی خوشبو پیسرن نرتکی کو آ رہی تھی۔ ناگ دیوتا کی طاقت چونکہ ختم ہو گئی تھی، اِس لیے اُس کے نیولے والے جسم سے ناگ کی خوشبو آنا بند ہو گئی تھی۔ یہ خوشبو ماریا کے جسم سے آ رہی تھی جو وہاں کسی کو بھی نظر نہیں آ رہی تھی۔

پیسرن نرتکی نے چیخ مار کر کہا۔

"موری دیوی! ناگ دیوتا کی خوشبو کہاں سے آ رہی ہے۔ ناگ دیوتا غائب ہو گیا ہے۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

پسیرن نرتکی کو علم ہو گیا تھا کہ کسی نے مورتی کے پیٹ سے ناگ کو نکال لیا ہے۔ ماریا اِن کے اوپر فضا میں بلند یہ سب کچھ دیکھ رہی تھی۔ مورتی کا منہ کھُل گیا۔ اُس کی زبان باہر نکلنے لگی اور آواز آئی۔

"نرتکی: ناگ دیوتا کو کوئی غیبی طاقت میرے پیٹ سے نکال کر لے گئی ہے۔ اب تو بد رُوحوں کے جنگل کی ملکہ نہیں رہی۔"

پسیرن نرتکی نے ایک بھیانک چیخ ماری اور بولی۔

"ناگ دیوتا کو کون لے گیا؟ کون لے گیا؟ کون ہے میرا دشمن؟ میں اسے زندہ نہیں چھوڑوں گی۔"

ماریا کی سمجھ میں ساری بات آگئی تھی۔ اسی پسیرن نے بد روحوں کی ملکہ بننے کے لیے ناگ کو ینولا بنا کر مورتی کے پیٹ میں قید کر دیا تھا۔

ماریا نے سانپ کی طرف دیکھا۔ جو کنڈلی مارے اِس کو بار بار سلام کر رہا تھا۔ ماریا نے سانپ کی زبان میں کالے سانپ سے کہا۔

"میں ناگ دیوتا کی بہن ہوں۔ ناگ دیوتا ینولے کی شکل میں میرے پاس ہے۔ کیا تو ناگ دیوتا کی مدد کر سکتا ہے؟"

کالا سانپ بولا

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

"ناگ دیوتا کی عظیم بہن میں مجبور ہوں۔ پیرن جادوگرنی ہے"

اتنے میں پیرن نرتکی نے کالے سانپ کی طرف ہاتھ بڑھا کر غصے سے کہا۔

"تو یہاں کنڈلی مارے کیوں بیٹھا ہے"

اس نے سانپ کی طرف ہاتھ بڑھا کر اُسے پکڑ کر اپنی گردن میں ڈال لیا۔ اُسی وقت مورتی کی آواز بلند ہوئی۔

"پیرن! اب تو ملکہ نہیں ہے۔ تمہارے لیے بہتر ہے کہ تو بدروحوں کی دنیا سے جتنی جلدی ہو سکے باہر نکل جا"

مورتی کی زبان سے ایک چنگاری نکل کر پیرن نرتکی پر گری اور پیرن کے سر پر جو تاج تھا وہ بھک سے اُڑ گیا۔ پیرن نرتکی اب ملکہ نہیں رہی تھی۔ وہ کالے سانپ کو لے کر سرنگ کے دروازے کی طرف دوڑی۔ ماریا اُس کے پیچھے تھی۔ پیرن سرنگ میں سے اوپر آ کر شمشان کے چبوترے سے باہر نکل آئی۔ ماریا اس کے تعاقب میں تھی کیونکہ وہ جانتی تھی کہ پیرن نے ناگ کو جادو کے زور سے نیولا بنایا ہے اور اس کی طاقت ختم کی ہے۔ اب وہی اس کو پھر سے ٹھیک کر سکتی ہے۔ پیرن شمشان سے نکل کر بھاگتی ہوئی اپنی جھونپڑی میں

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

آکر گر پڑی۔ اُس نے گلے میں سے کالے سانپ کو نکالا اور غصے سے چلائی۔

"میں تمہیں بھی زندہ نہیں چھوڑوں گی۔ میں تجھے کچا چبا جاؤنگی۔"

پیرن نے سانپ کو پکڑنا چاہا تو سانپ اپنی موت سامنے دیکھ کر اُس کی گردن سے اُچھل کر دُور گھاس پر گرا اور ایک طرف بھاگ کر غائب ہوگیا۔ تب ماریا نے پیرن کو آواز دی۔

"نرتکی پیرن! میں ناگ دیوتا کی بہن ماریا بول رہی ہوں۔ میں تمہیں نظر نہیں آسکتی مگر تم مجھے نظر آرہی ہو۔"

ایک عورت کی غیبی آواز سنتے ہی پیرن اُٹھ کر بیٹھ گئی اور اردگرد حیرانگی سے دیکھنے لگی۔

"کون ہو تم؟" اُس نے گھبرا کر کہا۔

ماریا نے کہا۔

"میں نے تمہیں بتایا ہے کہ میں ناگ دیوتا کی بہن ماریا ہوں اور ناگ دیوتا نیولے کی شکل میں میرے ساتھ ہے۔ میں تمہیں حکم دیتی ہوں کہ ناگ کو پھر سے انسانی شکل میں لانے والا منتر مجھے بتا دو۔"

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

پیسرن ناگن نے ایک بلند قہقہہ لگایا اور بڑے غرور سے بولی۔

"تم جو کوئی چڑیل یا جن بھوت ہو۔ میں تم سے
نہیں ڈرتی اور میں تمہیں منتر کبھی نہیں بتاؤں
گی۔ اگر تم نے ناگ دیوتا میرے حوالے نہ کیا
تو میں ابھی ایک خفیہ اگنی منتر پڑھ کر تمہیں
جلا کر راکھ کر ڈالوں گی۔"

ماریا نے سوچا یہ جادوگرنی ہے جو واقعی اس پر کوئی جادو نہ کر دے بہتر یہی ہے کہ ابھی یہاں سے چلی جائے۔ ماریا نے غوطہ لگایا اور فضا میں بلند ہو کر جنگل کے کنارے جو ریت کے ٹیلے تھے وہاں چلی گئی۔ یہاں کالے سانپ کا بل تھا۔ کالا سانپ پیسرن کے جادو کے ڈر سے اس جگہ نہیں تھا بلکہ وہاں سے چند قدم دور ایک درخت کی ٹہنیوں میں چھپا نیچے دیکھ رہا تھا۔ اُسے ایک بار پھر ناگ دیوتا کی ہلکی خوشبو آئی وہ سمجھ گیا کہ ناگ کی غیبی بہن وہاں آگئی ہے۔

کالے سانپ نے سانپوں کی زبان میں بولا

"عظیم ناگ دیوتا کی بہن ماریا! اگر تو یہاں ناگ
کے ساتھ موجود ہے تو مجھے بھی یہاں سے اُٹھا
کر جنوب کی طرف بھاگ چل۔ کیونکہ پیسرن یہاں
آنے ہی والی ہے۔"

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

ماریا نے سانپ کو درخت کی ٹہنی پر سے اُٹھا کر اپنی گردن میں ڈال لیا۔ کالا سانپ ماریا کی گردن کے ساتھ لگتے ہی غائب ہو گیا۔ اتنے میں پیرن بھی کالے سانپ کو ڈھونڈھتی ہوئی وہاں آ گئی۔ اُسے وہاں سے ناگ کی ہلکی سی خوشبو آئی جو ماریا کے جسم سے نکل رہی تھی تو اُس نے منتر پڑھ کر ہوا میں پھونکا اور چلّائی

"تم جو کوئی بھی ہو میں تمہیں زندہ نہیں چھوڑوں گی"

ماریا کو فضا میں ایک دھچکا لگا۔ وہ اوپر کو اُٹھ گئی۔ کالے سانپ نے ماریا سے کہا۔

ماریا بہن! یہاں سے جتنی جلدی ہو سکے، دور چلی چلو۔ نہیں تو پیرن کا جادو اثر کر جائے گا"

ماریا نے ناگ کو نیولے کی شکل میں اٹھا رکھا تھا۔ وہ وہاں سے تیزی سے اُڑتی ہوئی ویران میدان میں دُور نکل گئی جہاں نیچے چھوٹے مٹی کے ٹیلے تھے۔ وہ یہاں اُتر کر ایک ٹیلے کے پاس بیٹھ گئی۔ اب اُس نے سانپ سے کہا

"مجھے بتاؤ کہ ناگ دیوتا پر سے پیرن کے جادو کا اثر کیسے ختم ہو سکتا ہے"

کالا سانپ بولا

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

"اِس کا ایک ہی طریقہ ہے۔ پیرن نرتکی اب ناگ دیوتا کو حاصل کرنے کے لیے ایک چِلّہ کرے گی۔ یہ چِلّہ وہ یہاں ایک پرانے مندر کے سامنے تالاب کے کنارے آدھی رات کو بیٹھ کر کرے گی۔

اِس وقت وہ عورت سے ایک ناگن کی شکل اختیار کرے گی۔ اِس وقت اگر تم اِس پر نیولا چھوڑ دو تو دونوں کی جنگ ہو گی اور اگر نیولے نے پیرن ناگن کو ہلاک کر ڈالا تو ناگ دیوتا پر اِس کا جادو ختم ہو جائے گا۔"

ماریا نے پوچھا۔

"کیا پیرن ناگن بن کر اپنے جادو کے زور سے نیولے کو ہلاک نہیں کر ڈالے گی؟"

کالا سانپ بولا۔

"نہیں وہ ایسا نہیں کر سکے گی۔ کیونکہ جب ایک بار چِلّہ کاٹنے کے لیے بیٹھ جائے گی اور ناگن کی شکل اختیار کرے گی تو پھر اِس کا جادو اس کے پاس نہیں رہے گا اور یہ جادو کی طاقت

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

صبح ہونے سے پہلے نہیں آئے گی۔"

ماریانے پوچھا۔

"کیا ناگ نیولے کی شکل میں پیسرن کا مقابلہ کر سکے گا؟"

کالا ناگ بولا۔

ناگ پر پیسرن کے جادو کا اثر ہے۔ وہ اس سے لڑائی نہیں کر سکے گا۔"

ماریانے پریشانی سے پوچھا۔

"تو پھر دوسرا نیولا ہم کہاں سے لائیں گے۔"

کالا ناگ کہنے لگا۔

"پیسرن کی جھونپڑی میں ایک دوسرا نیولا بھی بندھا ہوا ہے۔ یہ نیولا بڑا خونخوار ہے اور ناگوں کا دشمن ہے۔ اگر ہم اسے لا کر ناگن پیسرن پر چھوڑ دیں تو وہ ضرور اسے ہلاک کر دے گا۔"

ماریانے کہا۔

"پیسرن کس وقت چلہ کرے گی؟"

کالا سانپ کہنے لگا۔

"پیسرن بد روحوں کے جنگل کی دوبارہ ملکہ بننا

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

چاہتی ہے اور جب تک وہ ناگ دیوتا کو
اپنے قبضے میں نہیں لے لیتی وہ دوبارہ ملکہ
نہیں بن سکتی۔ اِس لیے مجھے یقین ہے کہ وہ
ناگ دیوتا کو حاصل کرنے کے لیے آج رات کو
ہی پرانے مندر کے تالاب کنارے چلّہ کاٹنے
بیٹھ جائے گی۔"

ماریا نے کہا

"ٹھیک ہے جب وہ چلّہ کاٹنے بیٹھے گی اور ناگن
کی شکل بدلے گی۔ تو ہم دوسرے نیولے کو
لاکر اُس پر چھوڑ دیں گے۔"

کالا سانپ بولا۔

"ٹھیک ہے۔ چلو۔ پہلے پیسرن کی جھونپڑی والے
نیولے کو اپنے قبضے میں کرتے ہیں۔"

ماریا نے سانپ کو گردن میں ڈالا اور فضا میں اُڑتی ہوئی پیسرن
نرتکی کے جھونپڑے میں آگئی۔ جھونپڑی خالی تھی۔ پیسرن ابھی تک وہاں
نہیں پہنچی تھی۔ نیولا جھونپڑی کے باہر بندھا ہوا تھا۔ کالے سانپ نے کہا۔

"یہی وہ خونخوار نیولا ہے۔ جو پیسرن کو ناگن کے
روپ میں ہلاک کر سکتا ہے۔"

ماریا نے نیولے کو اُٹھا لیا۔ یہ نیولا بھی ماریا کے ہاتھوں میں آتے ہی

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

غائب ہو گیا۔ ماریا اسے لے کر ٹیلے کی طرف چلی آئی۔ یہاں وہ کالے سانپ کے ساتھ بیٹھ گئی اور رات کا انتظار کرنے لگی۔ جب رات کا اندھیرا چاروں طرف چھا گیا تو اُس نے سانپ کو ساتھ لیا اور پرانے مندر کی طرف چل پڑی۔ پرانا مندر جب کچھ فاصلے پر رہ گیا تو ماریا نے کالے سانپ سے کہا۔

"اگر میں تمہارے ساتھ گئی تو پیرن کو میرے جسم سے آنے والی ناگ دیوتا کی خوشبو محسوس ہو جائے گی اِس لیے تم جاؤ اور مندر کے قریب تالاب کنارے چھپ کر بیٹھ جاؤ۔ جونہی پیرن نے ناگن کا روپ بدلا تو فوراً مجھے آ کر خبر کر دینا۔"

کالا سانپ چلا گیا۔ وہ پرانے مندر کے پاس تالاب کے کنارے ایک رات جھاڑیوں میں چھپ کر بیٹھ گیا۔ آدھی رات کے بعد اسے پیرن آتی دکھائی دی۔ پیرن آتے ہی تالاب کنارے آلتی پالتی مار کر بیٹھ گئی اور بولی:-

"مورتی دیوی! میں ناگ کو حاصل کرنے کے لیے اپنا سب سے خطرناک چلّہ کاٹنے لگی ہوں۔"

یہ کہہ کر پیرن نے اپنے منہ سے پھنکار کی آواز نکالی اور دوسرے لمحے وہ ناگن بن گئی۔ اسی وقت کالا سانپ ماریا کو اطلاع دینے تیزی سے روانہ ہو گیا۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

ناگن کی پھنکار

ماریا پہلے ہی اس کا انتظار کر رہی تھی۔
کیونکہ وہ جانتی تھی کہ کالا سانپ اُسے نہیں دیکھ سکے گا۔ ماریا نے راستہ میں ہی سانپ کو اوپر اٹھا لیا اور پوچھا۔
"کیا خبر لائے ہو۔"
کالے سانپ نے کہا۔
"پیرن اس وقت ناگن بن چکی ہے۔"
دوسرا نیولا ماریا کے پاس ہی تھا۔ وہ وہیں سے پرانے مندر کی طرف پرواز کر گئی۔ وہاں آ کر کیا دیکھتی ہے کہ پیرن کی جگہ پرانے مندر کے سامنے تالاب کے کنارے ایک ناگن پھن اٹھائے بیٹھی ہے اور جھوم رہی ہے۔ پیرن ناگن کے رُوپ میں چلّہ کر رہی تھی۔ اس وقت اُس کے پاس جادو کی طاقت نہیں تھی۔ کالے سانپ نے کہا۔
"ماریا بہن نیولے کو اس پر چھوڑ دیں۔"
ماریا نے دوسرے نیولے کو ناگن کے پاس چھوڑ دیا۔ نیولے

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

نے اپنے سامنے ناگن کو دیکھا تو اس پر جھپٹ پڑا۔ پیرن ناگن نے نیولے کو پہچان لیا کہ یہ تو اسی کی جھونپڑی والا نیولا ہے۔ مگر چونکہ پیرن کے پاس اس وقت جادو کی طاقت نہیں تھی۔ اس لیے وہ اس پر منتر نہیں پھونک سکتی تھی۔ وہ سمجھ گئی کہ یہ اس کے خلاف سازش ہوئی ہے۔ مگر اب اسے نیولے کے ساتھ جنگ کرنی پڑ گئی تھی۔

نیولے اور سانپ کی لڑائی جب ہوتی ہے تو سانپ کی یہ کوشش ہوتی ہے کہ وہ نیولے کے منہ پر ڈسے اور نیولے کی یہ کوشش ہوتی ہے کہ وہ سانپ کی گردن اپنے دانتوں میں دبا کر اسے چبا ڈالے۔

لڑتے وقت نیولے کا جسم پھول جاتا ہے اور اس پر کانٹے ابھر آتے ہیں جس کی وجہ سے سانپ سوائے نیولے کے منہ کے اور کسی جگہ نہیں ڈس سکتا۔ ناگن نے پھنکار مار کر نیولے پر حملہ کر دیا۔ اس کی یہی کوشش تھی کہ وہ کسی طرح نیولے کے منہ پر کاٹ کر اُسے اپنے زہر سے ہلاک کر دے۔ مگر نیولا بھی بڑا ہوشیار تھا وہ ناگن کی گردن اپنے تیز باریک دانتوں میں سے لے کر اُسے چبا ڈالنا چاہتا تھا۔ دونوں کی زبردست لڑائی شروع ہو گئی۔

ماریا اور کالا سانپ اور سرخ نیولا یعنی ناگ یہ لڑائی بڑی دلچسپی سے دیکھ رہے تھے۔ ناگ کو اب یہ احساس ہو گیا تھا کہ وہ ماریا کے پاس ہے مگر ابھی تک اُس کو یہ یاد نہیں آ رہا تھا کہ اُس

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

کی طاقت کیوں اس سے چھن گئی ہے اور وہ نیولا سے ناگ کیسے بنے گا۔ نیولا اور ناگن خونخواری سے لڑ رہے تھے۔

ایک بار ناگن غضب ناک ہو کر نیولے کے منہ پر ڈسنے ہی لگی تھی کہ نیولا تڑپ کر دُور جا گرا۔ ناگن اِس پر لپکی تو نیولے نے اِس کی دُم کو دانتوں میں لے کر زور سے جھٹکا دیا۔ ناگن کی دُم آدھی کٹ کر الگ ہو گئی۔ کٹی ہوئی دم تڑپنے لگی۔ ناگن کی دُم سے خون نکلنے لگا۔ ناگن قیامت بن گئی۔ وہ دیوانہ وار نیولے پر حملے کرنے لگی۔ مگر نیولا بھی ہر بار وار بچا لیتا تھا۔ ماریا کو فکر لگی کہ کہیں ناگن نیولے کو ہلاک نہ کر دے۔ اُس نے پریشان ہو کر کالے سانپ سے کہا۔

"کیا میں ناگن کے دو ٹکڑے نہ کر دوں۔"

کالا سانپ بولا۔

"بہن ماریا بہن! ناگ دیوتا پر سے جادو کو ختم کرنے کے لیے ضروری ہے کہ پیرن ناگن کو نیولا ہی ہلاک کرے۔"

ماریا نے کچھ خوف محسوس کرتے ہوتے کہا۔

"اور اگر بدقسمتی سے ناگن نے نیولے کو مار ڈالا تو کیا ہو گا۔"

کالا سانپ بولا۔

"پھر ناگ دیوتا کبھی انسانی شکل میں نہیں آسکے گا۔"

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

ماریا دِل میں خدا سے دُعائیں مانگنے لگی کہ نیولا کامیاب ہوجائے۔ نیولا لہولہان ہوگیا تھا۔ ناگن کی دُم آدھی کٹ گئی تھی مگر اب بھی وہ بے جگری سے نیولے پر حملے کررہی تھی۔ کیونکہ وہ جانتی تھی کہ یہ اس کی زندگی اور موت کا سوال ہے۔ نیولا بھی مرنا نہیں چاہتا تھا۔ اچانک ناگن کے جسم میں کمزوری آنے لگی۔ کیونکہ کٹی ہوئی دم کے زخم سے کافی خون بہہ چکا تھا۔ نیولے نے اِس کمزوری کو محسوس کرتے ہی اپنے حملے تیز کردیئے۔ ایک بار ناگن نے ذرا سی کمزوری دکھائی تو نیولے نے لپک کر اُس کی گردن اپنے دانتوں میں پکڑ لی۔

ناگن کی گردن نیولے کے دانتوں میں آئی تو اُس نے اسے جھٹکنا شروع کردیا۔ ناگن پہلے ہی نڈھال تھی۔ نیولے کے شکنجے میں پھنسی تو اُس کی رہی سہی ہمت نے جواب دے دیا۔ نیولے نے دیکھتے دیکھتے ناگن کی گردن کو اُس کے دھڑ سے الگ کرکے دُور پھینک دیا۔ گردن کا کٹنا تھا کہ ماریا کی گود میں ناگ نے نیولے کی شکل سے اِنسان کی شکل اختیار کرلی اور ماریا کی طرف دیکھ کر کہا۔

ماریا میں تمہارا کس زبان سے شکریہ ادا کروں۔ تم اگر میری مدد کو نہ آتیں تو میرا انسانی شکل میں واپس آنا ناممکن تھا۔

ماریا نے کہا۔

خدا کا شکر ہے کہ تم پر پسرن کا جادو ٹوٹا۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

مگر اِس کے لیے تمہیں کالے سانپ کا شکریہ
ادا کرنا چاہیے۔ اگر یہ ہماری مدد نہ کرتا تو
پیرن ہلاک نہیں ہو سکتی تھی۔"
کالا سانپ فوراً سر جھکا کر بولا۔
"عظیم ناگ دیوتا کو سلام ہو۔ یہ تو میرا
فرض تھا جو میں نے ادا کیا۔ یہ میری خوش قسمتی
ہے کہ میں ناگ دیوتا کو انسان کی شکل میں دیکھ
رہا ہوں۔"
ناگ دیوتا نے کہا
"بہر حال ہم تمہارا شکریہ ادا کرتے ہیں۔"
ناگ نے جھک کر نیولے کو اُٹھایا۔ نیولا لہولہان تھا۔ اُس کی حالت
بھی خراب تھی۔ پیرن مر چکی تھی مگر نیولا بھی آخری دموں پر تھا۔ ناگ،
ماریا اور کالے سانپ نے اُسے بچانے کی کافی کوشش کی مگر نیولا زخموں
سے چور تھا۔ اُس نے آخری بار ناگ دیوتا کو دیکھا اور مر گیا۔
ماریا ناگ اور کالے سانپ کو نیولے کی موت کا بہت افسوس
ہوا۔ انہوں نے اُسے ایک جگہ زمین کھود کر بڑے احترام سے دفن کیا۔
پھر ماریا نے کالے سانپ سے کہا
"اب تم کہاں جاؤ گے؟"
کالا سانپ بولا۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

"ناگ دیوتا کی بہن ماریا! میں یہاں سے بلوچستان کی پہاڑیوں کی جانب نکل جاؤں گا۔"

کالے سانپ نے پھن جھکا کر پہلے ناگ کو پھر جس طرف سے اسے ماریا کی آواز آتی تھی اس طرف منہ کر کے سلام کیا اور چلا گیا۔ کالے سانپ کے جانے کے بعد ماریا نے ناگ سے کہا۔

"میں بڑی عجیب و غریب دنیا سے نکل کر یہاں تک آئی ہوں اور تم سے ملی ہوں۔"

پھر ماریا نے ناگ کو اپنی ساری کہانی بیان کر دی۔ ناگ نے کہا۔

"میری کہانی بھی بڑی عجیب ہے۔ میں تمہاری تلاش میں لاہور سے کراچی آیا تھا کہ ...."

اس کے بعد ناگ نے بھی ماریا کو سارے واقعات بیان کر دیئے۔ ماریا کو جب پتہ چلا کہ عنبر تھیو سانگ اور جولی سانگ بھی لاہور میں ہی ہے اور وہ ۱۹۸۹ء کے زمانے کے پاکستان میں ہے تو وہ بڑی خوش ہوئی۔ کہنے لگی۔

"ناگ بھیا تم تو جانتے ہی ہو کہ مجھے پاکستان میں آ کر کتنی خوشی ہوتی ہے۔"

ناگ بولا۔

"ہم سب کو پاکستان آ کر بہت خوشی ہوتی ہے۔"

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

اِس کی ایک وجہ تو یہ ہے کہ یہ نیا اسلامی ملک ہے اور یہاں کے لوگ بڑے محبت کرنے والے اور زندہ دِل ہیں۔ دوسری بات یہ ہے کہ یہاں ہمارے تاریخی سفر اور سنسنی خیز سفر کی داستان ایک شخص لکھ رہا ہے۔ ہم ہر بار اُس سے ملتے ہیں۔ اِس بار بھی اُس سے ضرور ملاقات کریں گے۔"

ماریا نے کہا۔

"وہ آج کل سمن آباد رہتا ہے۔ اور وہیں بیٹھ کر ہمارے سفر کی داستان لکھتا ہے۔"

ناگ بولا۔

"مجھے اُس کے گھر کا ایڈریس معلوم ہے۔ ہم اُس سے ضرور ملنے جائیں گے۔"

ماریا نے اُداس ہو کر کہا۔

"لیکن مجھے افسوس ہے کہ کیٹی ہم سے ابھی تک جدا ہے۔ خدا جانے وہ کہاں ہو گی۔"

ناگ نے کہا۔

"خدا نے چاہا تو ہمارے حیرت انگیز سفر کے کسی موڑ پر کیٹی سے بھی ملاقات ہو جائے گی۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

اب چلو لاہور چلتے ہیں۔ تھیو سانگ اور جولی
سانگ تم سے مل کر بڑے خوش ہوں گے۔"

ناگ نے سانس اندر کو کھینچا اور سانپ بن گیا۔ ماریا نے ناگ کو اپنے بازو کے گرد لپیٹا اور اُسی وقت فضا میں بلند ہو کر لاہور شہر کی طرف اُڑنا شروع کر دیا۔ اُس وقت رات کے دو بج رہے تھے ماریا لاہور کی سمت پرواز کر رہی تھی۔ آدھا راستہ طے کرنے کے بعد ماریا اور ناگ کو راستے کا علم ہو گیا۔ کیونکہ وہ ادھر سے پاکستان آنے کے بعد کئی بار رات کے اندھیرے میں گذرا کرتے تھے۔ ماریا بڑی تیز رفتار کے ساتھ پرواز کر رہی تھی۔ اُس کی رفتار ہوائی جہاز کی رفتار سے کئی گنا زیادہ تھی۔ چنانچہ پندرہ منٹ کے اندر اندر انہیں لاہور شہر کی جگمگاتی ہوئی روشنیاں نظر آنے لگیں۔

عنبر تھیو سانگ اور جولی سانگ لاہور کے ہلٹن ہوٹل میں آ گئے تھے اور اپنے کمرے میں بیٹھے باتیں کر رہے تھے کہ ناگ خدا جانے کہاں گم ہو گیا۔ ماریا کی تلاش میں گیا اور خود بھی غائب ہو گیا۔ اچانک تھیو سانگ نے سانس لے کر کہا۔

"مجھے ماریا اور ناگ کی خوشبو آ رہی ہے۔"

جولی سانگ نے ناک سکیڑا اور خوش ہو کر بولی۔

"مجھے بھی اُن کی خوشبو آ رہی ہے۔ ماریا ناگ
آ رہے ہیں۔"

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

تینوں اپنے کمرے کی بالکونی میں آتے تو ماریا اور ناگ کی خوشبو تیز ہو گئی اور پھر ماریا اِن کے قریب ہی بالکونی میں اُتر آئی اور بولی۔

"تھیو سانگ اور جولی سانگ کو ماریا اور ناگ کا سلام پہنچے۔"

ناگ پھنکار مار کر انسان کی شکل میں آ گیا۔ تھیو سانگ اور جولی سانگ اور عنبر کو ناگ اور ماریا کو اپنے قریب پا کر بیحد خوشی ہوئی۔ پانچوں پرانے ساتھی ہوٹل کے کمرے میں بیٹھ گئے اور باتیں کرنے لگے۔ اِن سب کو اب کیٹی کی پریشانی تھی کہ وہ کہاں اور کس حالت میں ہو گی۔ لیکن اِن سب کو یقین تھا کہ کیٹی اگر پاکستان میں ہوئی تو بہت جلد اُس سے ملاقات ہو جائے گی۔ عنبر نے کہا۔

"اگر کیٹی کسی پرانے زمانے میں بھی ہو گی تب بھی کہیں نہ کہیں کسی نہ کسی موڑ پر اِس سے ضرور ملاقات ہو جائے گی۔"

ناگ بولا۔

"لیکن ہمیں پاکستان میں کیٹی کی تلاش جاری رکھنی چاہیے۔"

اچانک ماریا کو ایک خیال آ گیا وہ کہنے لگی۔

"یہاں لاہور میں ایک مصنف جس کا نام اے حمید ہے وہ ہمارے سنسنی خیز طلسماتی

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

ایڈوینچرس سفر کی پوری کہانی لکھ رہا ہے اور
عنبر ماریا کے عنوان سے ہمارے سفر کی
کہانی کی کتابیں بھی چھاپ رہا ہے۔ کیوں نہ
اِس سے ملاقات کی جائے؟"

عنبر نے کہا۔
"اِس سے مل کر ہمیں کیپٹن کا کیسے پتہ چلے گا؟"
ماریا کہنے لگی۔
"وہ اِس طرح کہ یہ مصنف ہماری جو کہانی لکھ
رہا ہے تو اُسے ہمارے سفر کے آنے والے واقعات
کا بھی پتہ ہے۔ یعنی وہ ہمارے پانچ ہزار سال
کے سفر کے پورے واقعات جانتا ہے۔ اِس
لیے اُسے یہ بھی معلوم ہوگا کہ کیپٹن اِس
وقت کہاں ہے؟"
ھتیو سانگ، جولی سانگ اور ناگ حیران ہو کر اِس کا منہ تکنے
لگے۔ عنبر بولا۔
"اِس طرف تو میرا خیال ہی نہیں گیا تھا۔ تم
نے بالکل ٹھیک کہا۔ جب یہ شخص ہمارے
سفر کی ساری داستان شروع سے آخر تک
جانتا ہے تو اسے ضرور معلوم ہوگا کہ کیپٹن

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

اِس وقت کہاں ہے۔ چلو اِس سے جا کر
ملتے ہیں۔
ناگ بھتیو سانگ اور جولی سانگ نے بھی اِس تجویز کو پسند کیا
ناگ نے کہا۔

اِس وقت رات کافی گذر گئی ہے۔ صبح اِس
کے پاس چلیں گے۔"

اب عنبر، ناگ، ماریا اور بھتیو سانگ، جولی سانگ صبح ہونے کا انتظار کرنے لگے۔ جب دِن چڑھ آیا اور لاہور شہر کی سڑکوں پر دھوپ نکل آئی تو عنبر، ناگ، ماریا اور جولی سانگ، بھتیو سانگ پانچوں دوست اِس مصنف کے گھر کی طرف چل پڑے جو اِن پراسرار کرداروں کے سنسنی خیز سفر کے حالات لکھ رہا تھا۔

ناگ انہیں سمن آباد لے آیا۔ یہاں عنبر، ناگ، ماریا کہانی کے مصنف اے حمید کی کوٹھی کے سامنے یہ پانچوں پُراسرار کردار آ کر رُک گئے۔ ناگ نے گھنٹی بجائی۔ اندر سے خادمہ نے آ کر پوچھا۔

"کس سے ملنا ہے؟"
ناگ نے کہا۔

"حمید صاحب ہیں؟ انہیں کہیے کہ عنبر ناگ ماریا
آپ سے ملنے آتے ہیں۔"

خادمہ کچھ نہ سمجھ سکی۔ تھوڑی دیر بعد عنبر، ناگ، ماریا کا مصنف

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

خود کوٹھی کے گیٹ پر آ گیا۔ اُس نے غور سے عنبر، ناگ، ٹھیو سانگ اور جولی سانگ کو دیکھا اور کہا۔

"آپ دوستوں کے لاہور آنیکی مجھے بڑی خوشی ہوئی۔ اندر تشریف لے آیئے۔"

مصنف اے حمید اِن پر اسرار ماضی کے مسافروں کو ڈرائینگ روم میں لے آیا۔ اُس نے ماریا کی طرف دیکھا اور بولا۔

"ماریا! تمہارے ساتھی کیٹی نہیں ہے۔"

اے حمید مسکرا رہا تھا۔ کیونکہ اُسے معلوم تھا کہ کیٹی اُن کے ساتھ کیوں نہیں ہے اور کیٹی اِس وقت کہاں ہو گی۔ ماریا نے کہا۔

تم ہماری کہانی لکھ رہے ہو۔ تمہیں تو خود معلوم ہو گا کہ کیٹی کہاں ہے۔"

عنبر نے کہا۔

"اصل میں ہم تم سے یہی معلوم کرنے آئے ہیں کہ کیٹی کہاں ہے۔ کیونکہ ہم سب دوست لاہور میں اکٹھے ہو گئے ہیں مگر کیٹی نہیں ہے۔ وہ ہمیں نہیں معلوم کہ کہاں، کس زمانے میں کس شہر میں اور کن حالات میں ہے۔"

مصنف اے حمید نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"تم لوگ چائے پیو۔ پھر باتیں کریں گے۔"

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

خادمہ چائے لے آئی۔ ناگ بولا۔

"تم سے زیادہ اِس بات کو کون بہتر جانتا ہے کہ ہمیں کسی چیز کے کھانے پینے کی ضرورت نہیں ہے۔"

اے حمید نے کہا۔

"لیکن میں یہ بھی جانتا ہوں کہ تم لوگ ضرورت پڑنے پر جو چاہے کھا لیتے ہو پی لیتے ہو۔ اِس وقت بھی چائے پی لو مجھے خوشی ہوگی۔ پھر نہ جانے تم سے کب ملاقات ہو۔"

جولی سانگ نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے ہمیں بھی تمہارے ساتھ چائے پی کر خوشی ہوگی۔"

اے حمید نے چائے بنائی، کیک کاٹ کر انہیں پیش کیا۔ ماریا اُس وقت صرف اے حمید کو نظر آرہی تھی اور کسی کو نظر نہیں آرہی تھی۔ ناگ لاہور کی تعریف کرتے ہوئے بولا۔

"یہ بڑا خوبصورت شہر ہے۔ یہاں آکر ہمیشہ بڑی راحت محسوس ہوتی ہے۔"

عنبر ماریا اور بھتیو سانگ نے بھی لاہور اور پاکستان کی بڑی تعریف کی۔ جولی سانگ کہنے لگی۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

"اب پلیز ہمیں بتا دو کہ کیپٹی اس وقت کہاں ہو گی تاکہ ہم اُسے وہاں سے لاسکیں۔"

مصنف اے حمید نے گہرا سانس لیا اور بولا۔

"میں ایک مصنف ہوں۔ یعنی کہانیاں لکھتا ہوں اور ہر کہانی لکھنے والے کی ایک ذمہ داری ہے۔ یہ ذمے داری مجھے مجبور کر رہی ہے کہ میں آپ کو کیپٹی کے بارے میں یہ نہ بتاؤں کہ وہ کہاں ہے۔ مجھے معلوم ہے کہ کیپٹی اس وقت کہاں ہے لیکن مجھے افسوس ہے کہ میرے پیارے دوستو کہ میں اس کے بارے میں آپ کو کچھ نہیں بتا سکتا۔"

بھیتو سانگ بولا۔

"مگر کیوں؟"

اے حمید نے کہا۔

"اس لیے کہ میں یہ راز فاش نہیں کر سکتا۔ اگر میں نے یہ راز فاش کر دیا تو تم لوگوں کا سارا سفر اُلٹ پلٹ ہو جائے گا۔ کیونکہ یہ بات تم بھی تسلیم کرو گے کہ تم سب پانچ ہزار سال پرانے زمانے کے لوگ ہو اور تم سب

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

مر چکے ہو۔ تم بظاہر زندہ ہو مگر اصل میں تم
میں سے کوئی بھی زندہ نہیں ہے۔ تم جو
زمانہ گذار چکے ہو، ایک بار پھر ایسے زمانے
سے گذر رہے ہو اگر میں نے تمہیں آنے والے
حالات بتا دیتے تو واقعات کی ساری کڑیاں
درہم برہم ہو جائیں گی۔ سارے سلسلے ٹوٹ
جائیں گے اور عین ممکن ہے کہ تم میں سے کوئی
بھی زندہ نہ بچے۔ تم سب کے سب ہوا میں
تحلیل ہو جاؤ۔ تم میری باتیں سمجھ رہے ہو ناں"۔

تھیو سانگ بولا۔

"تم ٹھیک کہہ رہے ہو حمید! میں اس نقطے
کو سمجھ گیا ہوں"۔

عنبر ناگ ماریا کی کہانی لکھنے والے مصنف نے ایک بار پھر ان
دوستوں کو پوری تفصیل کے ساتھ کھول کر ساری بات
اور اپنی مجبوری بیان کی۔ سب کی سمجھ میں یہ پراسرار بات آگئی۔
ناگ بولا۔

"ٹھیک ہے۔ ہم تم سے اب کیٹی کے بارے
میں نہیں پوچھیں گے"۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

مصنف اے حمید بولا۔

" مجھے تو یہ بھی معلوم ہے کہ تم یہاں سے کہاں جاؤ گے اور آگے تمہارے ساتھ کون کون سے سنسنی خیز، حیرت انگیز، دلچسپ اور رونگٹے کھڑے کر دینے والے واقعات پیش آئیں گے مگر تم مجھے چاہے جتنا بھی مجبور کرو میں تمہیں اِن کے بارے میں کچھ نہیں بتاؤں گا۔ مجھے خوشی ہوتی ہے کہ تم لوگوں کے ذہن میں میری بات آ گئی ہے اور تم ناراض نہیں ہوتے۔"

ماریا بولی۔

"ہم تم سے کبھی بھی ناراض نہیں ہو سکتے۔ تم بھی ہمارے ساتھی ہو اور ہمارے دوست ہو۔"

ناگ کہنے لگا۔

"ایک طرح تم بھی ہمارے ساتھ ہی سفر کر رہے ہو۔ جہاں ہم جاتے ہیں تم بھی وہاں موجود ہوتے ہو۔"

پھر مصنف اے حمید نے انہیں عنبر ناگ ماریا کی چھپی ہوئی کتابیں دکھائیں۔ عنبر ناگ ماریا، تھیو سانگ اور جولی سانگ اِن کتابوں کو دیکھ کر بڑے خوش ہوئے۔ بیچ بیچ میں کہیں کہیں سے عبارت بھی

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

پڑھی۔ ماریا نے ناگ سے کہا۔

"ناگ بھیا یہ دیکھو۔ یہاں میں تمہیں اپنے ساتھ لیکر ہوا میں اُڑ رہی ہوں"

سب بڑے خوش خوش وہاں دیر تک بیٹھے رہے۔ جب ناگ نے اُسے بتایا کہ اُس نے پاکستان میں دشمن کے ایک سمگلروں کے گروہ کو ختم کر دیا ہے جو تخریبی کارروائیاں کرنے آیا تھا تو اے حمید نے ناگ کا شکریہ ادا کرتے ہوئے کہا۔

"آج کل پاکستان کی ترقی و خوشحالی کو دیکھ کر دشمن جل رہے ہیں اور وہ پاکستان کو نقصان پہنچانے کی ناپاک سازشیں کر رہے ہیں"

عنبر سانگ بولا۔

"لیکن پاکستان ہمیشہ زندہ و قائم رہے گا اور ترقی کرتا رہے گا"

"انشاءاللہ" اے حمید نے کہا "لیکن دشمن ہمیں نقصان پہنچانے کا کوئی موقع ہاتھ سے نہیں جانے دیتا۔ میں چاہتا ہوں کہ تم لوگ کچھ روز پاکستان میں رہو اور ان لوگوں کو ختم کر دو جو باہر سے آ کر پاکستان میں توڑ پھوڑ کی کارروائیاں کر رہے ہیں"

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

عنبر بولا۔

"ہم وعدہ کرتے ہیں کہ جب تک ہم پاکستان
میں ہیں ایسے تخریب کاروں کو ڈھونڈھ ڈھونڈھ
کر ختم کر دیں گے۔"

اتنے میں باہر سپیرے کے بین بجانے کی آواز آئی۔ ناگ نے کہا۔

"یہ سپیرا کہاں سے آ گیا؟"

اے حمید مسکرایا اور بولا۔

"یہ بیچارہ غریب محنت کش سپیرا ہے۔ سانپ
کا تماشہ دکھا کر دو چار پیسے اور کسی گھر سے
آٹا لیتا ہے اور بس اپنے بال بچوں کا پیٹ
پال لیتا ہے۔"

باہر سے سپیرے کی گھبرائی ہوئی آواز آئی۔

"ارے کہاں بھاگا جاتا ہے۔ کیا ہو گیا تمہیں
کہاں بھاگا جاتا ہے پٹاری سے نکل کر۔"

اے حمید نے ناگ سے کہا۔

"ناگ میرا خیال ہے کہ سپیرے کی پٹاری سے
سانپ نکل کر تمہاری طرف تمہیں سلام کرنے
آنے کی کوشش کر رہا ہے کیونکہ اس نے
یہاں ناگ دیوتا کی خوشبو سونگھ لی ہے۔"

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

ناگ بولا۔

"چلو باہر جا کر دیکھتے ہیں۔"

عنبر، ناگ، ماریا، تھیوسانگ اور جولی سانگ ڈرائینگ روم سے اُٹھ کر باہر برآمدے میں آ گئے۔ گیٹ کے پاس ایک پیرا پٹاری میں سے نکل کر مکان کے اندر کی طرف آتے ہوئے سانپ کو بڑی مشکل سے پکڑ کر قابو کیے ہوا تھا۔ اے حمید نے پوچھا۔

"کیا بات ہے بھائی پیرے یہ سانپ کو کیا ہو گیا ہے۔"

پیرا بولا۔

"کچھ نہیں ہوا بابو جی! بس ذرا منہ زور ہے نیا نیا پکڑ کر لایا ہوں اسے آج ہی بابو جی۔"

اصل بات پیرے کو بھی معلوم نہیں تھی کہ سانپ نے ناگ دیوتا کی خوشبو سونگھ لی ہے۔ ناگ دیوتا اُس کے سامنے موجود ہے اور وہ ناگ دیوتا کو سلام کرنا چاہتا ہے۔ ناگ نے کہا۔

"بھائی پیرے۔ سانپ کو چھوڑ دو۔ یہ کہیں نہیں جائے گا۔"

پیرے نے ناگ کی طرف دیکھا اور بولا۔

"بابو جی آپ سانپوں کے بارے میں کچھ نہیں جانتے۔ یہ تو ہم ہی جانتے ہیں کہ سانپ

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

کیوں پریشان ہے اور یہ کیسا سانپ ہے۔ اگر اسے میں نے چھوڑ دیا تو یہ آپ کو ڈس لے گا پھر کون ذمے دار ہوگا۔ پولیس تو مجھے پکڑ کرلے جائے گی۔"

ناگ نے کہا۔

"تم اسے چھوڑ دو۔ سانپ مجھے نہیں ڈسے گا۔"

پیرا سخت لہجے میں بولا۔

"کیوں تمہیں کیوں نہیں ڈسے گا۔ کیا تم سانپوں کے بادشاہ ہو۔"

عنبر، ماریا، تھیو سانگ، جولی سانگ اور مصنف اے حمید خاموشی سے اِن کی گفتگو سن رہے تھے اور مزے لے رہے تھے۔ ناگ ہنس کر بولا۔

"اچھا اگر تم اِس سانپ کو میرے پاس نہیں آنے دیتے تو میں کوئی دوسرا سانپ منگوا لیتا ہوں۔"

پیرا مذاق کرنے لگا اور بولا

"بابو جی آپ سانپ کو کہاں سے منگوائیں گے آپ زیادہ سے زیادہ رکشہ، ٹیکسی ہی منگوا سکتے ہیں۔"

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

ناگ نے کہا۔

"اگر میں نے اپنی مرضی کا سانپ یہاں حاضر
کروا لیا تو پھر کیا کرو گے؟"

پیرے نے سانپ کو بڑی سختی سے پکڑ رکھا تھا کیونکہ وہ ناگ کی طرف جانے کی بار بار کوشش کر رہا تھا۔ پیرا یہی سمجھ رہا تھا کہ سانپ کسی وجہ سے غصہ میں آیا ہوا ہے۔ یہ بات تو اس کے تصور میں بھی نہیں آسکتی تھی کہ اُس کے سامنے ساری دنیا کے سانپوں کا بادشاہ ناگ دیوتا قمیض پتلون پہنے کرسی پر بیٹھا ہے۔ پیرا بولا۔

"بابو جی اگر آپ یہاں مجھے کوئی سانپ اپنی مرضی
سے منگوا کر دکھا دیں تو میں آپ کی شاگردی
کر لوں گا۔"

ناگ نے کہا۔

"چلو آج پھر ایک شاگرد بھی بنا لیتے ہیں۔"

یہ کہہ کر ناگ نے دوسری طرف منہ کر لیا۔ وہ اس پیرے کے سامنے اپنے منہ سے سانپ کو بلانے کی آواز نہیں نکالنا چاہتا تھا۔ ناگ نے دوسری منہ کر کے ہلکی سی سسکار کی آواز نکالی اور سانپوں کی زبان میں کہا۔

"اس علاقے میں کوئی سانپ ہے تو میرے سامنے
آئے، میں ناگ دیوتا بول رہا ہوں۔"

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

سپیرا ہنس دیا۔ کہنے لگا۔

"بابو جی دوسری طرف منہ کر کے آپ کون سا منتر پھونک رہے ہیں۔ کچھ مجھے بھی بتائیے۔"

عنبر، ماریا، ھتیو سانگ، جولی سانگ اور مصنف اے حمید خاموش تھے۔ اِن کے چہروں پر ہلکی ہلکی سی مسکراہٹ تھی۔ اے حمید دِل میں پریشان تھا کہ یہاں سانپ کہاں سے نکل کر آتے گا۔ کیونکہ یہ تو بڑا صاف ستھرا علاقہ ہے۔ مگر سامنے والی گراؤنڈ میں ایک سانپ ہوتا ہے۔ اُس نے ناگ دیوتا کی آواز سُنی تو زمین کے اندر سے باہر نکل آیا۔

Scanned and Uploaded
by
Doc Khan
DoctorKhan_22@hotmail.com

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

جاسوس پیرا

ایک کالا سانپ گراؤنڈ سے نکل کر ناگ کے سامنے آ گیا۔

پیرا ایک دم سے پیچھے ہٹ گیا۔ وہ حیران و پریشان تھا کہ اس نوجوان نے تو واقعی ایک سانپ کو حاضر کر لیا ہے۔ کالے سانپ نے آتے ہی اپنا پھن پھیلایا اور ناگ کے آگے سجدہ کر کے بولا۔

"عظیم ناگ دیوتا کو سلام پہنچے۔ میری خوش قسمتی ہے کہ مجھے ناگ دیوتا نے یاد کیا۔ میں کیا خدمت کر سکتا ہوں عظیم ناگ دیوتا؟"

ناگ نے سانپوں کی زبان میں کہا۔

"جب تک میں تمہیں کوئی حکم نہ دوں تم اسی طرح یہاں بیٹھے رہو۔"

سانپ کو دیکھ کر عنبر ماریا، تھیوسانگ، جولی سانگ اور اے حمید اب پیرے کو تکنے لگے جو پریشان سا ہو گیا تھا۔ ناگ نے کہا۔

"بھائی پیرے اب تم میرے شاگرد ہو۔ میں نے سانپ کو بلا لیا ہے۔ اگر تم کہو تو میں اس

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

علاقے کے سارے سانپ ابھی حاضر کر دیتا ہوں"

پیرا اگرچہ اَن پڑھ تھا۔ مگر اپنے کام کا بڑا ماہر تھا۔ وہ سمجھ گیا کہ یہ کوئی معمولی نوجوان نہیں ہے۔ اِس کے اندر کوئی غیر معمولی طاقت ہے اور اُسے سانپوں کو بلانے کا کوئی زبردست منتر آتا ہے۔ پیرے نے چالاکی سے کام لیتے ہوئے ناگ کے پاؤں پکڑ لیے اور بولا۔

"حضور آپ میرے اُستاد ہیں۔ میں آپ کا شاگرد ہوں۔ مجھے بھی سانپ کو بلانے کا منتر بتا دیں میں ساری زندگی آپ کی خدمت کرتا رہوں گا"

ناگ ہنسنے لگا اور بولا۔

"نہیں بھائی۔ میں تمہیں منتر نہیں بتا سکتا۔ میرے گورو اُستاد کی طرف سے مجھے اِس کی اجازت نہیں ہے۔ اب تم ایسا کرو کہ اپنے سانپ کو بھی آزاد کر دو تاکہ وہ بھی مجھے سلام کر سکے"

پیرے نے جو سانپ اپنے ہاتھ میں پکڑ رکھا تھا اُسے چھوڑ دیا۔ سانپ تیزی سے ناگ کے سامنے آیا اور اپنا سر زمین پر لگا دیا اور بولا۔ "عظیم ناگ دیوتا کو میرا اسلام پہنچے"

ناگ پیرے نے کہا۔

"تم نے دیکھ لیا کہ تمہارا سانپ بھی مجھے سلام کر رہا ہے۔ اچھا اب تم جا سکتے ہو"

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

ناگ کمرے میں چلا آیا۔ ھیئو سانگ، عنبر، جولی اور ماریا اور حمید بھی ڈرائینگ روم میں آگئے۔ ماریا کہنے لگی۔

"خوب تماشہ رہا۔"

عنبر کہنے لگا۔

"اچھا اب ہم بھی چلتے ہیں۔"

مصنف اے حمید نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"مجھے یہ پوچھنے کی ضرورت نہیں ہے کہ آپ لوگ لاہور میں کہاں ٹھہرے ہوتے ہیں۔ کیونکہ میں جانتا ہوں کہ آپ ہلٹن ہوٹل میں ٹھہرے ہوتے ہیں۔"

عنبر بولا۔

"اچھا ہمیں کم از کم اتنا ہی بتا دو کہ ہم پاکستان میں کتنی دیر تک کیٹی کی تلاش کریں۔"

مصنف اے حمید جانتا تھا کہ عنبر ناگ ماریا اور اس کے ساتھی کتنے دن تک پاکستان میں ٹھہریں گے اور اس کے بعد ان پر کیا گذرے گی اور کیسے کیسے حیرت انگیز واقعات انہیں پیش آئیں گے مگر وہ یہ بات ظاہر نہیں کر سکتا تھا۔ کہنے لگا۔

"میں یہ راز بھی آپ کو نہیں بتا سکتا۔ مجھے اس کی اجازت نہیں ہے۔ آپ جب تک

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

چاہیں یہاں رہ کر کیٹی کو تلاش کر سکتے ہیں۔"

عنبر، ناگ، ماریا، چھتوسانگ اور جولی سانگ مسکرانے لگے وہ جانتے تھے کہ ان کی پراسرار داستان لکھنے والا انہیں کیٹی کے بارے میں اور ان کے ساتھ پیش آنے والے آگے کے واقعات کبھی نہیں بتلائے گا۔

مصنف اے حمید نے کہا۔

"آپ میرے دوست ہیں۔ میرا بھی آپ کے ساتھ ایک لمبا ساتھ رہا ہے اور ابھی نہ جانے کب تک ہمارا ایک دوسرے کا ساتھ رہے گا۔ اس لیے میں چاہوں گا کہ آپ جب تک لاہور میں ہیں وقت نکال کر مجھے ضرور ملتے رہا کریں۔ آپ لوگوں سے مل کر مجھے بڑی خوشی ہوتی ہے۔"

عنبر کہنے لگا۔

"ہمیں بھی تم سے مل کر خوشی ہوتی ہے۔"

ماریا نے شرارت سے کہا۔

"اگر تمہیں کسی چیز کی ضرورت ہو تو مجھے کہو۔ میرا مطلب ہے اگر دولت کی ضرورت ہو تو بتاؤ میں ابھی کس بینک سے نکال کر لے آتی ہوں۔"

اے حمید نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"تم خوب جانتی ہو ماریا کہ میں نے ہمیشہ اپنی

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

محنت سے رزقِ حلال کمایا ہے۔ میں کسی کے
روپے بینک سے چوری کرواکر اپنے گھر نہیں
منگوا سکتا۔"

ماریا نے ہلکا سا قہقہہ لگا کر کہا۔

"میں تو مذاق کر رہی تھی تم سے۔ میں جانتی ہوں
کہ تم ایک دیانت دار اور محنتی آدمی ہو اور محنت
مزدوری کر کے حلال کی روزی کماتے ہو۔ اچھا
اب ہم چلتے ہیں۔ جانے سے پہلے تم سے
ایک ملاقات ضرور ہو گی۔"

مصنف اے حمید نے کہا۔

"میں تم لوگوں کے لیے ٹیکسی منگواتا ہوں۔"

تھیو سانگ کہنے لگا۔

"شکریہ! ہم لاہور کے بازاروں کی پیدل چل کر
سیر کرنا چاہتے ہیں۔"

جولی سانگ نے کہا۔

"میں انارکلی بازار سے کچھ خوبصورت ریڈی میڈ
لیڈیز سوٹ خریدنا چاہتی ہوں۔"

سب نے باری باری مصنف اے حمید سے ہاتھ ملایا اور سمن آباد
کی بڑی مارکیٹ کی طرف روانہ ہو گئے۔ سمن آباد میں کمی لڑکے ایسے

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

تھے جو عنبر ناگ ماریا کی داستان کی کتابیں بڑے شوق سے پڑھتے تھے اور انہیں عنبر ناگ ماریا سے ملنے کا بڑا شوق تھا۔ مگر ان کو معلوم ہی نہ تھا کہ اس وقت عنبر ناگ ماریا تھیو سانگ اور جولی سانگ اِن کے محلے سمن آباد میں تھے اور بڑی مارکیٹ والی سڑک پر جا رہے تھے۔ چالاک پیبرا بھی اِن کے پیچھے لگ گیا۔ پیبرا سمجھ گیا تھا کہ اِن لوگوں میں ایک سانولا نوجوان ایسا ہے جس کے پاس سانپ کو بلانے کا منتر ہے۔ اسے یہ معلوم نہیں تھا کہ وہ نوجوان ناگ دیوتا ہے۔ اُسے یہ بھی معلوم نہیں تھا کہ ناگ کے ساتھ جو لوگ ہیں اُن کے پاس کیسی کیسی طاقت ہے اور وہ بڑے پراسرار لوگ ہیں۔ وہ تو صرف ناگ سے سانپوں کو بلانے کا کسی طرح منتر حاصل کرنا چاہتا تھا۔

عنبر ناگ ماریا اور تھیو سانگ جولی سانگ سمن آباد کی بڑی مارکیٹ میں آ کر رک گئے تھیو سانگ نے کہا۔

"میرا خیال ہے اگر ہمیں انارکلی جانا ہے تو یہاں سے ٹیکسی لے لیتے ہیں۔"

عنبر کہنے لگا۔

"ہم سب کو انارکلی جانے کی کیا ضرورت ہے۔ وہاں سے جولی سانگ نے کچھ سُوٹ خریدنے ہیں یہ اور ماریا انارکلی چلی جاتیں۔"

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

ناگ بولا

"بالکل ٹھیک ہے۔ میں، عنبر اور ہتھیو سانگ ہوٹل کو چلتے ہیں اور ماریا اور جولی سانگ انارکلی چلے جائیں۔"

ماریا اور جولی سانگ راضی ہو گئیں۔ چنانچہ عنبر نے ایک ٹیکسی لی۔ اِس میں عنبر ناگ اور ہتھیو سانگ بیٹھے اور ہوٹل کی طرف روانہ ہو گئے جولی سانگ اور ماریا وہاں رکشا کا انتظار کرنے لگیں۔ چالاک بیرا بھی وہیں ایک طرف کھڑا ناگ کی نگرانی کر رہا تھا۔ جب اُس نے دیکھا کہ ناگ دوسرے دوستوں کے ساتھ ٹیکسی میں بیٹھ کر چلا گیا تو بیرے نے دوڑ کر ایک خالی رکشا پکڑا اور ناگ کی ٹیکسی کے پیچھے لگ گیا۔

دوسرا خالی رکشا آیا تو اُس میں جولی سانگ بیٹھ گئی۔ ماریا رکشے کے اوپر بلند ہو گئی۔ جولی سانگ نے کہا۔

"انارکلی چلو بھائی۔"

رکشے والے نے رکشے کا رُخ انارکلی کی طرف کر دیا۔ ماریا رکشے کے اوپر ساتھ ساتھ پرواز کر رہی تھی۔ دوسری طرف عنبر ناگ، ہتھیو سانگ ہلٹن ہوٹل پہنچ گئے۔ بیرا باہر رکشے میں بیٹھا رہا۔ جب تینوں دوست اپنے ہوٹل کے کمرے میں آ گئے تو بیرے نے ایک بیرے سے پوچھا کہ یہ جو ابھی تین نوجوان اوپر گئے ہیں کون ہیں۔ بیرے نے بیرے کو اوپر نیچے دیکھا اور ڈانٹ کر کہا۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

"تم کیوں پوچھ رہے ہو؟"

پیرا آخر شہر لاہور کا رہنے والا تھا۔ فوراً بولا

میں سی آئی ڈی پولیس کا آدمی ہوں۔ مجھے

اِن کی نگرانی کا حکم ملا ہے۔

بیرے نے سوچا ہو سکتا ہے یہ سی آئی ڈی انسپکٹر ہو اور اُس

نے پیرے کا بھیس بدل رکھا ہو۔ کہنے لگا۔

بھائی مجھے صرف اتنا معلوم ہے کہ یہ لوگ کچھ

روز پہلے ہوٹل میں آئے تھے۔ انہوں نے

یہاں دو کمرے کرائے پر لے رکھے ہیں۔ اِن

کے ساتھ ایک عورت بھی ہے۔ بس اِس

سے زیادہ میں کچھ نہیں جانتا۔

پیرے نے کہا۔

سنو! میں سی آئی ڈی انسپکٹر ہوں۔ اِن

لوگوں کی نقل و حرکت پر نگاہ رکھنا۔ میں پھر

آؤں گا۔

یہ کہہ کر پیرا وہاں سے نکل کر رکشے میں بیٹھا اور کوٹ لکھپت

کی طرف ایک ویران میدان میں آ گیا۔ جہاں ایک کچی آبادی کے باہر

اِس پیرے کا استاد بڑا ہی مکار اور لالچی پیرا رہتا تھا۔ جس کا نام

کالو تھا۔ کالو نے بھی قسم قسم کے سانپ پال رکھے تھے اور وہ کسی خزانے

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

کے سانپ کی تلاش میں تھا۔ جو اُسے زمین کے اندر دفن کسی خزانے تک لے جاتے

اُسے سانپوں کے کئی منتر بھی یاد تھے۔ مگر ابھی تک اُسے کوئی ایسا منتر ہاتھ نہیں لگا تھا جس کی مدد سے وہ سانپوں سے بات کر سکے۔ کیونکہ سانپ سے بات کر کے ہی وہ معلوم کر سکتا تھا کہ زمین کے اندر خزانہ کہاں دفن ہے۔

عیار پیرا دوڑتا ہوا اپنے استاد کالو پیرے کی کوٹھری میں آیا۔ کالو اِس وقت ایک سانپ کو دودھ پلا رہا تھا۔ اُس نے آتے ہی کہا۔

"اُستاد کالو! میں ایک ایسے نوجوان کا پتہ کر کے آیا ہوں جو سانپوں سے بات کر سکتا ہے۔"

کالو پیرے نے چونک کر اسکی طرف دیکھا اور کہا۔

"گامی! یہ تم کیا بک بک کر رہے ہو۔"

گامی پیرا کہنے لگا۔

"اُستاد کالو! خدا کی قسم میں جھوٹ نہیں بول رہا۔ میں نے اپنے سامنے اِس آدمی کو آواز دے کر سانپ کو بلاتے دیکھا ہے۔ اُس نے سانپ کو آواز دی اور سمن آباد کی گراؤنڈ سے ایک سانپ نکل کر اُس کے سامنے آ گیا اور پھر سانپ نے اُسے سجدہ بھی کیا۔"

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

کالو سپیرے کی آنکھیں کھل گئیں۔ اُس نے ہاتھ والے سانپ کو پٹاری میں بند کیا اور گامی سپیرے سے پوچھا۔

"کہاں ہے وہ آدمی؟"

گامی سپیرے نے ساری بات اپنے اُستاد کالو سپیرے کو بیان کر دی اور بتایا کہ وہ نوجوان ہلٹن ہوٹل میں اپنے دوستوں کے ساتھ ٹھہرا ہوا ہے۔ کالو سپیرے کی آنکھیں چمک اُٹھیں کہنے لگا۔

"خدا کی قسم اگر مجھے یہ نوجوان سانپوں کی زبان بتا دے تو میں زمین کے اندر چھپے ہوتے سارے خزانے نکال کر دنیا کا سب سے زیادہ دولتمند آدمی بن جاؤں گا"

گامی سپیرا کہنے لگا۔

"مگر اُستاد! یہ نوجوان سانپوں سے بات کرنے والا منتر نہیں بتائے گا۔ میں نے اِس سے پوچھنے کی بڑی کوشش کی۔ مگر اُس نے بتانے سے صاف انکار کر دیا"

کالو سپیرا مکاری سے مسکرایا اور بولا۔

"بھلا ایسے بھی کوئی بتاتا ہے اتنا قیمتی منتر؟ ہمیں یہ منتر اِس کی زبان سے اگلوانا پڑے گا"

"وہ کیسے اُستاد" گامی سپیرے نے پوچھا۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

کالو پیرا کہنے لگا۔

"ہم اس نوجوان کو بے ہوش کر کے لے آئیں گے۔اس کے بعد میں اس پر کالے ناگ کا منتر پھونکوں گا۔اس منتر کے اثر سے میں اس سے جو پوچھوں گا وہ مجھے بتا دے گا۔"

گامی پیرا بڑا خوش ہوا۔ بولا۔

"مگر استاد کالو! اس جوان کو بے ہوش کر کے یہاں کس طرح لائیں گے؟"

کالو پیرا کہنے لگا۔

"اس کے لیے ہمیں ہوٹل کے کسی نوکر کو ساتھ ملانا پڑے گا۔"

گامی پیرے نے خوش ہو کر کہا۔

"استاد! یہ کام تو میں نے پہلے ہی کر لیا ہے۔ میرا مطلب ہے کہ ہوٹل کے ایک بیرے کو یہ یقین دلایا ہے کہ میں سی آئی ڈی کا انسپکٹر ہوں اور سپیرے کے بھیس میں ان نوجوانوں کی نگرانی کر رہا ہوں۔ یہ ہوٹل کا بیرا ہے اور اگر ہم نے اسے کچھ پیسے دے دیئے تو ہمارا ہر کام کر دے گا۔"

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

کالو پیرے نے اپنے گھٹنے پر زور سے ہاتھ مار کر کہا۔

"گامی تم نے تو میرا آدھا کام آسان کر دیا ہے۔
بس اب مجھے کوئی سکیم سوچنے دو جس پر
عمل کر کے ہم اِس نوجوان کو بے ہوش کر
کے یہاں لا سکیں۔"

ادھر یہ دونوں عیار پیرے ناگ کو بے ہوش کر کے لانے کے لیے سکیم سوچ رہے تھے اور اِدھر جولی سانگ اور ماریا انارکلی میں پھر رہی تھیں۔ ماریا تو غائب تھی اور کسی کو نظر نہیں آتی تھی۔ جولی سانگ سب کو نظر آ رہی تھی۔ اُس نے پتلون جیکٹ پہن رکھی تھی جس کی وجہ سے شرارتی نوجوان اِس کے پیچھے لگ گئے تھے۔ ماریا جولی سانگ کے ساتھ لیڈیز کے ریڈی میڈ کپڑوں کی ایک دکان میں داخل ہو گئی۔ دکاندار نے ایک سنہری بالوں، نیلی آنکھوں والی فیشن ایبل لڑکی کو آتے دیکھا تو جلدی سے کرسی پیش کی اور کوکا کولا منگوا لیا۔ جولی سانگ نے کہا۔

"مجھے کچھ لیڈیز سوٹ چاہئیں۔"

سیلزمین ریشمی سوٹ دکھانے لگا۔ جولی سانگ نے ایک سوٹ پسند کیا۔ بل ادا کیا اور سوٹ کو لفافے میں ڈال کر ماریا کے ساتھ دکان سے باہر آ گئی۔ ماریا نے ہنس کر کہا۔

"یہ تمہیں بڑا خوبصورت لگے گا ماریا۔ اگر میں

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

زیادہ تر غائب نہ رہتی تو میں بھی ایک
سوٹ خرید لیتی "
جولی سانگ نے کہا۔
"تم بھی ایک خرید لو۔ پھر کیا ہوا جو تم
غائب رہتی ہو"
ایک آدمی نے چونک کی جولی سانگ کی طرف دیکھا کہ یہ عورت
کس سے باتیں کر رہی ہے۔ کیونکہ اِسے ماریا تو نظر نہیں آ رہی تھی۔
ماریا نے سرگوشی میں کہا۔
تمہیں بات نہیں کرنی چاہیے جولی سانگ۔
لوگ حیرانی سے تمہیں دیکھ رہے ہیں۔
دو آوارہ نوجوان جو ٹریر موٹر سائیکل پر بیٹھے تھے۔ جولی سانگ
کے پیچھے لگ گئے اور اُس پر آوازیں کسنے لگے۔ جولی سانگ نے
رک کر انہیں کہا۔
"تمہیں شرم آنی چاہیے"
ایک آوارہ نوجوان ہنس کر بولا۔
"کیا کریں میڈیم ہمیں شرم بالکل ہی نہیں آتی"
اور دونوں قہقہہ لگا کر ہنسے اور موٹر سائیکل لے کر آگے نکل گئے۔
ماریا نے کہا۔
"اِن کو ایسا نہیں کرنا چاہیے۔ پاکستان ایک

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

اسلامی ملک ہے۔ اِس طرح سے یہ ملک
بدنام ہو جائے گا اِن نوجوانوں کو اپنی پڑھائی
اور ملک کی تعمیر کی طرف توجہ دینی چاہیئے۔"

جولی سانگ بولی۔
"مگر انہیں کون سمجھاتے۔"

دونوں انارکلی سے نکل کر مال روڈ پر آگئیں۔ جولی سانگ کے ہاتھ میں ریشمی سوٹ کا لفافہ تھا۔ وہ بڑی خاموشی سے مال روڈ پر ہلٹن ہوٹل کی طرف جا رہی تھی کہ ریگل کے پاس اچانک پیچھے سے وہی دو آوارہ نوجوان موٹر سائیکل چلاتے آئے اور جولی کے ہاتھ سے ایک جھٹکے کے ساتھ لفافہ چھین کر لے گئے۔ انہیں کیا خبر تھی کہ جس لڑکی کا لفافہ انہوں نے چھینا ہے وہ کوئی عام لڑکی نہیں ہے اور پھر اِس کے ساتھ ماریا بھی ہے۔

جولی نے دونوں آوارہ نوجوانوں کو موٹر سائیکل پر لفافہ چھین کر بھاگتے دیکھا تو ماریا سے کہا۔
"ماریا! اِن آوارہ لوگوں نے مصیبت کو آواز دے کر بلایا ہے۔ اب میرا خیال ہے کہ تمہیں اِن کو ضرور سبق سکھانا چاہیئے۔"
ماریا نے کہا
"ایسا سبق سکھاؤں گی کہ کم از کم یہ دونوں نوجوان

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

پھر کبھی کسی شریف لڑکی کو تنگ نہیں کریں
گے۔ تم ہوٹل پہنچو، میں ان سے تمہارے سوٹ
کا لفافہ لے کر اور انہیں بڑا اچھا سبق سکھا
کر ابھی آتی ہوں۔"

جولی سانگ ہوٹل کی طرف چلنے لگی اور ماریا وہیں سے اس طرف پرواز کر گئی، جدھر موٹر سائیکل والے آوارہ نوجوان جولی سانگ کا لفافہ چھین کر لے گئے تھے۔ بھلا وہ ماریا کا مقابلہ کہاں کر سکتے تھے۔ ماریا نے مال روڈ کے پل پر انہیں دیکھ لیا۔ ماریا وہیں انہیں پکڑ سکتی تھی۔ مگر ماریا انہیں ایسا سبق سکھانا چاہتی تھی جس کے بعد وہ کبھی کسی لڑکی کو تنگ نہ کر سکیں۔ اس کے لیے ضروری تھا کہ وہ کسی کھلی جگہ پہنچ جائیں جہاں ارد گرد لوگ نہ ہوں۔ دونوں آوارہ نوجوان قہقہہ لگاتے تیز موٹر سائیکل چلاتے، ٹریفک کے اشارے کاٹتے چھاؤنی کی طرف بھاگے جا رہے تھے۔ ماریا اُن کے اوپر اُڑتی ساتھ ساتھ جا رہی تھی۔ آخر وہ ایک پارک میں داخل ہو گئے۔ موٹر سائیکل کھڑی کی اور اُتر کر لفافہ کھولا، ایک نے نفرت سے کہا۔

"ارے اس میں تو ریشمی سوٹ کا کپڑا ہے اور
وہ ایک ٹکڑا ہے۔"

دوسرا قہقہہ لگا کر بولا۔

"چلو اسے بیچ کر پچاس ساٹھ روپے تو مل جائیں گے۔"

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

دونوں جیب سے سگریٹ نکال کر پینے لگے اور وہیں گھاس پر بیٹھ گئے۔ قریب ہی بچوں کے لیے جھولے لگے تھے۔ ماریا بڑے آرام سے اُتر کر اُن کے قریب آ گئی۔ دونوں آوارہ نوجوان جوں سانگ کے ریشمی سوٹ کو ایک دوسرے کی طرف گیند بنا کر اچھالنے لگے تھے۔ ایک بار ایک نوجوان نے ریشمی سوٹ کا گولا اچھالا تو راستے میں ہی ماریا نے پکڑ لیا۔ ریشمی سوٹ کا گولا ماریا کے ہاتھ میں آتے ہی غائب ہو گیا۔

دونوں نوجوان حیران پریشان ہو کر ایک دوسرے کو تکنے لگے کہ ریشمی سوٹ کہاں غائب ہو گیا۔ ماریا بالکل نہ بولی۔ چپ کھڑی رہی۔ ایک نوجوان نے کہا۔

"یہاں سے بھاگ چلو۔ مجھے لگتا ہے یہاں کوئی جن بھوت ہے۔"

وہ جلدی سے موٹر سائیکل پر بیٹھے۔ موٹر سائیکل سٹارٹ کی اور پہلا گیئر لگا کر فل ایکسیلیٹر دیا۔ مگر موٹر سائیکل اپنی جگہ سے ایک انچ بھی آگے نہ بڑھی۔ کیسے آگے جاتی۔ پیچھے سے تو ماریا نے اُسے پکڑ رکھا تھا۔ اب تو دونوں نوجوان گھبرا گئے۔ جلدی سے موٹر سائیکل وہیں پھینکی اور پارک کے گیٹ کی طرف بھاگے۔ ماریا اُڑان بھر کر اُن کے سامنے آ گئی۔ اِس لیے بڑے آرام سے ایک نوجوان کو گردن سے پکڑ کر اوپر اٹھا لیا۔ دوسرے نوجوان نے اپنے دوست کا یہ حال دیکھا تو اسکی اپنی ٹانگیں کانپنے لگیں۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

ماریا نے دوسرے نوجوان کو بھی گردن سے پکڑ کر اوپر اٹھا لیا۔ پھر دونوں کو اوپر اُٹھاتے اُٹھاتے درختوں کے اوپر چلی گئی۔ نوجوانوں کی چیخیں نکل گئیں۔ ماریا نے تیزی سے نیچے آ کر انہیں گردنوں سے پکڑ کر نیچے دبایا اور دونوں کے پاؤں رومال سے باندھے۔ یہ انہیں بچوں کے جھولے کی سنگلی کے ساتھ الٹا لٹکا دیا اور کہا

"میں اگر چاہوں تو تم دونوں کو اسی جگہ ہلاک بھی کر سکتی ہوں مگر مجھے تم پر ترس نہیں آ رہا بلکہ مجھے تمہارے ماں باپ کا خیال آ رہا ہے جنہوں نے تمہیں اچھی تربیت نہیں دی۔ انہوں نے تمہیں پیدا تو کر دیا مگر تمہاری تربیت نہیں کی۔"

نوجوانوں نے ایک غیبی عورت کی آواز سُنی تو اُن کا رنگ اُڑ گیا۔ گڑگڑانے لگے منتیں کرنے لگے۔

"خدا کے لیے ہماری جان بخشی کر دو۔ ہم وعدہ کرتے ہیں کہ آئندہ کسی لڑکی کو تنگ نہیں کریں گے۔"

ماریا نے کہا۔

"میں تمہاری بات پر اعتبار نہیں کر سکتی تمہیں تمہارے گناہ کی سزا مل کر رہے گی۔"

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

اور ماریا نے جھولے کو آگے بڑھا دیا۔ دونوں سنگلی کے ساتھ الٹے لٹکے زور زور سے جھولے کے ساتھ جھولے لینے لگے۔ ماریا نے ان کی قمیضیں اور پتلونیں پھاڑ دیں اور کہا۔

”اب اگر تم نے کسی لڑکی کو تنگ کیا اور اُس کا پرس یا لفافہ چھینا تو میں وہاں پہنچ جاؤں گی اور تم دونوں کو زندہ نہ چھوڑوں گی۔“

یہ کہہ کر ماریا وہاں سے واپس چلی آئی۔ دونوں آوارہ نوجوان چیخیں مار رہے تھے اور جھولے پر اُلٹے لٹکے جھولا جھول رہے تھے۔ اِن کی چیخیں سن کر لوگ دوڑ کر پارک میں آئے اور جھولوں کو روک کر انہیں نیچے اتارا۔ دونوں کا بُرا حال تھا۔ وہ سر پکڑ کر بیٹھ گئے۔ اور آسمان کی طرف ہاتھ اُٹھا کر گڑگڑائے۔

”یا اللہ! ہم آج سے توبہ کرتے ہیں۔ کبھی کسی لڑکی کو تنگ نہیں کریں گے۔“

اِس کے بعد دونوں اُٹھے اور موٹر سائیکل پر بیٹھ کر وہاں سے بھاگ گئے۔ ماریا وہاں سے سیدھی ہلٹن ہوٹل کے کمرے میں پہنچی۔ جولی سانگ وہاں پہلے سے موجود تھی۔ ناگ عنبر اور ھینو سانگ بھی وہی تھے۔ ماریا نے جولی سانگ کا ریشمی سُوٹ اُسے دیتے ہوئے کہا۔

”یہ تمہارا سوٹ کا کپڑا ہے۔ میں نے اِن دونوں کو ایسا سبق دیا ہے کہ ساری زندگی یاد رکھیں گے۔“

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

ھتیو سانگ عنبر اور جولی سانگ ہنسنے لگے۔ ناگ نے کہا۔

سارے نوجوان ایسے نہیں ہیں۔ پاکستان کے نوجوان بڑے محنتی، خوددار اور نیک ہیں۔ یہ کچھ آوارہ قسم کے نوجوان ہیں جنہوں نے دوسروں کو بھی بدنام کر رکھا ہے۔"

ماریا نے کہا۔

"اب یہ نوجوان تو ساری زندگی کسی لڑکی کو تنگ نہیں کریں گے۔"

عنبر بولا

"اب کیا پروگرام ہے۔ میرا مطلب ہے اب ہمیں کیٹی کو تلاش کہاں کرنا ہو گا۔"

جولی سانگ کہنے لگی۔

"ابھی تک لاہور شہر میں ہمیں کیٹی کی خوشبو کہیں بھی محسوس نہیں ہوئی۔ اس کا مطلب ہے کہ وہ یہاں پر نہیں ہے اور اگر ہے تو کسی ایسی حالت میں ہے کہ اس کے جسم سے اس کی خوشبو آنا بند ہو گئی ہے۔"

ھتیو سانگ نے کہا۔

"میرا تو خیال ہے کہ ہمیں کم از کم ایک ہفتہ یہاں

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

رہ کر کیپٹی کی تلاش جاری رکھنی چاہیے۔"

ناگ نے کہا۔

"ہم چاروں کا ایک جگہ رہ کر کیپٹی کو تلاش کرنا بیکار ہے۔ ہم میں سے ایک دو آدمی یہاں لاہور میں رہ جاتے ہیں۔ باقی کسی دوسرے شہر میں جا کر اُسے ڈھونڈھ لیں تو زیادہ بہتر ہو گا۔"

جولی سانگ بولی۔

"یہ مناسب رہے گا۔"

عنبر کہنے لگا۔

"تو پھر میں اور ماریا کسی دوسرے شہر کی طرف نکل جاتے ہیں۔ ناگ، تھیو سانگ اور جولی سانگ چاہیں تو یہاں رہیں، چاہیں تو یہ بھی کسی دوسرے شہر جا کر کیپٹی کو تلاش کرنے کی کوشش کریں۔ دو ایک دن بعد ہم پھر اسی ہوٹل میں آکر مل جائیں گے۔"

ناگ بولا۔

"میری رائے یہ ہے کہ میں اسی ہوٹل میں رہتا ہوں۔ تم لوگ دوسرے شہروں کی طرف نکل

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

جاؤ۔ کیونکہ اس جگہ ہم میں سے کسی مرد کا ہونا بڑا ضروری ہے۔"

آخر یہی تجویز طے کی گئی کہ عنبر اور ماریا تو پاکستان کے شہر اسلام آباد کی طرف جائیں گے۔ تھیو سانگ اور جولی سانگ ایک بار پھر کراچی جاکر کیپٹی کو ڈھونڈیں گے اور ناگ لاہور والے ہوٹل میں ہی رہے گا۔ اس نئی سکیم کے مطابق دوسرے دِن تھیو سانگ اور جولی سانگ تو کراچی چل دیئے۔ عنبر اور ماریا فلائنگ کوچ میں سوار ہوکر اسلام آباد کی طرف روانہ ہوگئے اور ناگ ہوٹل میں ہی رہا۔ انہوں نے آپس میں طے کر لیا کہ چار دِن کے بعد وہ اِسی ہوٹل کے کمرے میں آکر ایک دوسرے سے مل کر اپنی اپنی کارگذاریوں کی رپورٹ دیں گے۔ جس دِن ناگ ہوٹل میں اکیلا رہ گیا' اسی دِن شام کو بیرے نے آکر ناگ سے کہا کہ انہیں ایک آدمی ملنے آیا ہے۔ ناگ نے پوچھا۔

"مجھ سے کون ملنے آیا ہے۔"

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

ناگ کی لاش

ہوٹل کا یہ بیرا کالو پیپرے سے ملا ہوا تھا۔
کالو پیپرے نے اُسے دو سو روپے رشوت دے کر اپنے ساتھ
ملا لیا تھا۔ بیرا بولا۔
"سر کوئی پولیس انسپکٹر کی وردی میں ہے۔
کہتا ہے کہ مجھے آپ سے کچھ باتیں پوچھنی ہیں۔"
ناگ نے سوچا ہو سکتا ہے کہ پولیس یہاں نئے آنے والوں سے
رسمی پوچھ گچھ کرتی ہو۔ ناگ نے پوچھا
"یہ پولیس انسپکٹر کہاں ہے؟"

بیرا بولا۔
"سر نیچے کونے والے کمرے میں بیٹھا ہے۔ آیئے میں
آپ کو لیے چلتا ہوں۔"
ناگ کمرے سے نکل کر بیرے کے ساتھ نچلی منزل میں کونے والے
کمرے میں آ گیا۔ یہاں کالو پیپرا پولیس والے کی وردی میں بیٹھا تھا۔ ناگ
کی شکل اُس کے شاگرد گامی پیپرے نے اُسے دکھا دی ہوئی تھی۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

کالو پیرے نے اسے فوراً پہچان لیا کہ یہی وہ نوجوان ہے جو سانپوں کی زبان جانتا ہے۔ اُس نے فوراً اُٹھ کر بڑے اخلاق کے ساتھ ناگ سے ہاتھ ملایا اور کہا۔

"معاف کریں آپ کو بڑی زحمت ہوئی۔ دراصل
ہماری ڈیوٹی لگی ہوئی ہے کہ اِس ہوٹل میں
جو کوئی مسافر باہر سے آئے تو اُس سے تھوڑی
بہت پوچھ گچھ ضرور کرتے ہیں لیکن آپ شکل
سے انتہائی شریف نوجوان نظر آ رہے ہیں۔
آپ سے صرف دو تین باتیں ہی پوچھوں گا۔
تشریف رکھیے۔"

ناگ بیٹھ گیا۔ بیرا فوراً کوکا کولا کی دو بوتلیں لے آیا۔ اُس نے بوتلیں کھول کر گلاسوں میں کوکا کولا ڈال دیا۔ ناگ کے گلاس میں پہلے ہی سے کالو پیرے نے بے ہوشی کی بڑی تیز بے ذائقہ سفید دوائی ڈال دی ہوئی تھی۔ کالو پیرے نے ناگ سے پوچھا۔

"آپ کس شہر سے یہاں تشریف لائے ہیں
اور لاہور میں کب تک قیام کریں گے۔ بس یہ
دو باتیں ہی بتا دیجیے۔"

ناگ تو اُسے پولیس انسپکٹر ہی سمجھ رہا تھا۔ اُسے کیا معلوم تھا کہ پولیس انسپکٹر کی وردی میں یہ کالو پیرا ہے جو اُسے اغوا کرنے آیا

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

ہے۔ ناگ نے یونہی اپنا کوئی غلط سلط نام بتا کر کہا۔

بس ایک ہفتہ یہاں کاروبار کے سلسلہ
میں ٹھہروں گا۔ پھر کراچی چلا جاؤں گا۔

کالو پیرا بولا۔

"بڑی اچھی بات ہے۔ کوکا کولا پئیں ٹھنڈا ہے۔"

ایک گلاس کالو پیرے نے اُٹھا لیا اور غٹا غٹ دو تین گھونٹ پی گیا۔ ناگ نے بھی گلاس اُٹھا لیا۔ اِس کے وہم و گمان میں بھی نہیں تھا کہ کوکا کولا میں بے ہوشی کی دوائی ملی ہوئی ہے۔ اُس نے بھی بے دھڑک دو تین گھونٹ پی لیے تو وہ اٹھا اور ناگ سے ہاتھ ملا کر بولا۔

"اب میں چلتا ہوں۔ آپ کو بڑی زحمت دی
معافی چاہتا ہوں۔"

یہ کہہ کر کالو پیرا باہر نکل گیا۔ یہ سب کچھ طے شدہ پروگرام کے مطابق ہو رہا تھا۔ اِس کے جانے کے بعد ناگ بھی اُٹھ کر چلا گیا۔ کالو پیرا شہر کا رہنے والا تھا اور اُسے ہر قسم کے لوگوں سے بات چیت کرنے کا گر آتا تھا۔ مگر دواؤں وغیرہ کے معاملے میں وہ اناڑی تھا۔ اُسے اندازے کا کچھ علم نہیں تھا کہ بے ہوشی کی دوائی کتنی دینی چاہیے کہ ایک آدمی اِس سے بیہوش ہو جائے۔ اُس نے ناگ کے گلاس میں زیادہ دوائی ڈال دی تھی۔ جونہی ناگ اُٹھا اُس کا سر چکرا یا

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

اور وہیں دھڑام سے گر پڑا۔ بیرے کو بتا دیا گیا تھا کہ یہ نوجوان بے ہوش ہو جائے گا۔ بیرے نے جب ناگ کو بے ہوش ہو کر گرتے دیکھا تو دروازے کے آگے پردہ کر دیا۔ پھر باہر برآمدے میں آیا۔ کالو پیرا پولیس انسپکٹر کی وردی میں بے چینی سے ٹہل رہا تھا۔ جونہی بیرا سامنے آیا' وہ اُسکی طرف لپکا اور پوچھا۔

"کیا ہوا"

بیرے نے کہا۔

"سب ٹھیک ہو گیا ہے۔ میری رقم کی دوسری قسط بھی دے دیں"

کالو پیرے نے کہا۔

"پہلے اِس نوجوان کو میرے اڈے پر تو پہنچا دو۔ اِس کے بعد جو کہو گے مل جائے گا"

کالو پیرے نے ایک ٹیکسی کرائے پرے کر باہر کھڑی کی ہوئی تھی اور ڈرائیور سے یہ کہا تھا کہ ایک مفرور ملزم کو بے ہوش کرکے باہر لے جانا ہے۔ ڈرائیور بھی کالو پیرے کو پولیس کی وردی میں دیکھ کر مان گیا تھا۔ انکار کر ہی نہیں سکتا تھا۔

کالو پیرا جلدی سے کمرے میں گھس گیا۔ دیکھا کہ ناگ بے ہوش پڑا ہے انہوں نے جلدی سے اُسے اٹھایا اور ہوٹل کے ایک خفیہ دروازے سے نکال کر اُسے ٹیکسی میں ڈالدیا اور ٹیکسی چل پڑی۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

ہوٹل کا بیرا روپوں کے لالچ میں ساتھ ہی تھا۔ راستے میں گامی پیرا بھی مل گیا۔ وہ بھی ٹیکسی میں بیٹھ گیا۔ وہ ناگ کو لے کر شہر سے باہر ایک ویران جگہ پر لے آئے۔ یہاں ایک جھونپڑی کے پاس کالو پیرے نے بے ہوش ناگ کو اتار لیا اور بیرے اور ٹیکسی والے کو ان کا انعام دے کر رخصت کر دیا۔ جب وہ لوگ چلے گئے تو گامی پیرا کہنے لگا۔

"اُستاد اب ہمیں اِس نوجوان کو یہاں سے اپنے خفیہ اڈہ پر لے چلنا چاہیے تاکہ کہیں مخبری نہ ہو جائے۔"

کالو پیرا بڑا خوش تھا کہنے لگا۔

"خفیہ اڈہ کون سا دور ہے۔ قریب ہی تو ہے۔ اُٹھا کر لیے چلتے ہیں اِسے۔ ویسے گامی ہم نے بہت بڑا کام کیا ہے۔ خدا کی قسم اِس نوجوان سے ہم سانپوں کی زبان کا منتر معلوم کر زمین کے اندر دبے ہوئے خزانوں کے مالک بن جائیں گے۔ ہم اتنے امیر، اتنے دولت مند ہو جائیں گے کہ ہمارے پاس چھ چھ کاریں ہوں گی۔ بڑے بڑے ہوٹلوں میں جا کر عیش کیا کریں گے۔"

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

گامی پیرا گھبرایا ہوا تھا کہ کہیں وہاں پولیس نہ آجائے۔ اُس نے کہا۔

"اُستاد جلدی سے اِسے اب لے چلو یہاں سے۔"

اِس جھونپڑی کے قریب ہی اینٹوں کا ایک اجڑا ہوا پرانا بھٹہ تھا۔ وہاں اب اینٹیں نہیں پکائی جاتی تھیں۔ ایک مدت سے یہاں کبھی کوئی نہیں آیا تھا۔ اِس بھٹے کے اندر ایک تہہ خانہ تھا جہاں کبھی اینٹیں پکائی جاتی تھیں۔ اِس تہہ خانے میں لاکر اِن دونوں نے ناگ کو لٹا دیا۔ گامی پیرا ساتھ ہی تھا۔ انہوں نے تہہ خانے میں لالٹین روشن کردی تھی۔ گامی نے کالو سے کہا۔

"اُستاد اب اپنا منتر پڑھ کر اِس نوجوان پر پھونک
تاکہ یہ منتر کے اثر سے ہمیں سانپوں کی بولی
بتا دے۔"

کالو پیرے نے جھونپڑی میں ہی پولیس انسپکٹر کی وردی اتار کر پھر سے پیروں کا لباس پہن لیا تھا۔ اب وہ پہچانا ہی نہیں جاتا تھا۔ وہ ناگ کو غور سے دیکھنے لگا۔ پھر بولا۔

"ابھی اِس پر منتر پڑھ کر پھونکتا ہوں۔ تم دیکھنا
جب میں اِس سے پوچھوں گا تو فوراً مجھے سانپوں
کی زبان کا گُر اور اُس کا منتر اپنے آپ بتا
دے گا۔"

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

کالو پیرا ناگ کے سامنے آلتی پالتی مار کر بیٹھ گیا اور جو منتر اُسے یاد تھے وہ پڑھنے لگا۔ گامی پیرا اُس کے پاس ہی بیٹھا اُسے دیکھ رہا تھا۔ پانچ منٹ تک کالو پیرا خفیہ منتر پڑھتا رہا۔ پھر اُس نے چار بار ناگ کے جسم پر پھونک ماری اور بولا۔

"اے آدمی تو سانپوں کی زبان جانتا ہے۔ اِس منتر کے اثر سے اپنی زبان کھول اور مجھے بتا کہ سانپوں کی زبان کیا ہے۔"

ناگ پھر بھی نہ بولا۔ جب کالو پیرے نے تیسری بار ناگ کے جسم پر پھونکیں مارنے کے بعد سوال کیا اور اُس نے کوئی جواب نہ دیا تو گامی پیرا بے چینی سے بولا۔

"استاد کیا بات ہے کہیں منتر الٹ تو نہیں گیا"

کالو پیرے کو پسینہ آگیا۔ بھٹے کے تہہ خانے میں حبس تھا۔ وہ بولا۔

"منتر کیسے الٹ سکتا ہے۔ میں ایک بار پھر کوشش کرتا ہوں۔"

کالو پیرے نے ایک بار پھر ناگ پر پھونک ماری اور سوال دہرایا۔ ناگ نے بھی کوئی جواب نہ دیا۔ تو کالو پیرے نے گھبرا کر ناگ کے سینے پر کان رکھ دیا۔ پھر ناگ کی نبض کو پکڑ کر دیکھا۔ اِس کی آنکھیں پھٹی کی پھٹی رہ گیئں اور بولا۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

"گامی! یہ نوجوان تو مر چکا ہے۔"

گامی پیرا اپنی جگہ سے اچھل پڑا۔ اُس نے جلدی سے ناگ کے سینے پر ہاتھ رکھا۔ پھر کان اس کے دِل کے ساتھ لگائے۔ مگر ناگ کا دِل بند ہو گیا تھا۔ اِس کا سانس بھی بند ہو چکا تھا۔ حقیقت یہ تھی کہ ناگ کے دِل کی دھڑکن اسی وقت ہی بند ہو گئی تھی۔ جب اُس نے دوائی والے کوکا کولا کے گھونٹ پیئے تھے۔ اس کی وجہ یہ تھی کہ کالو پیرا اناڑی اور جاہل تھا۔ اسے سانپوں کا تو بہت پتہ تھا مگر دواؤں کے بارے میں بالکل کورا اور اَن پڑھ تھا۔ اِسے کچھ معلوم نہیں تھا کہ جو بیہوشی کی دوائی وہ ایک سنیاسی سے لایا تھا جو اُس نے ناگ کو کوکا کولا میں ڈال کر دی ہے اگر اِس کی ذرا سی مقدار بڑھا دی جائے تو آدمی مر جاتا ہے۔ ناگ بھی اُسی وقت مر گیا تھا۔ یعنی اُس کے دِل کی دھڑکن بند ہو گئی تھی اور سانس رُک گیا تھا۔

کالو پیرے نے گھبرا کر گامی کی طرف دیکھا۔ گامی بولا

"اُستاد اب کیا ہو گا۔ یہ تو مر گیا۔ پولیس ہمیں پکڑے گی۔ ہم پھانسی چڑھ جائیں گے۔"

کالو پیرے نے گامی پیرے کو سختی سے جھڑک کر کہا۔

"ہوش کرو گامی۔ کیا ہو گیا ہے تمہیں۔"

گامی پیرا ایکدم چُپ ہو گیا۔ کالو پیرے نے ایک بار ناگ کے جسم کا معائنہ کیا۔ ناگ واقعی اِن لوگوں کے لیے مر چکا تھا۔ نہ اُس کا

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

دل دھڑک رہا تھا نہ اسکی نبض چل رہی تھی اور نہ اِس کا سانس چل رہا تھا۔

ظاہر ہے ایسے آدمی کو مُردہ ہی سمجھا جائے گا۔ وہ مایوس ہو کر پیچھے ہٹ کر دیوار سے ٹیک لگا کر بیٹھ گیا اور ہاتھ سے ماتھے پر آیا ہوا پسینہ پونچھنے لگا۔ گامی نے ڈری ہوئی آواز میں کہا۔

"کیا سچ سچ یہ مر گیا ہے کالو؟"

کالو نے آہ بھری اور بولا۔

"یار اتنا قیمتی راز، اتنی بڑی دولت ہاتھ سے نکل گئی۔ اب ایسا آدمی ہمیں کہیں نہیں ملے گا۔"

گامی پسیرا گھبرایا ہوا تھا۔ کیونکہ اِن سے ایک نوجوان کا خون ہو گیا تھا وہ بولا۔

"وہ تو ٹھیک ہے کالو مگر ہمیں اِس روشنی کو جلدی ٹھکانے لگا دینا چاہیے۔ اگر پولیس کو پتہ چل گیا تو ہم دونوں کو پھانسی ہو جائیگی۔"

کالو پسیرے کو بھی اب حالات کی سنگینی کا احساس ہوا کہنے لگا۔

"ابھی رات ہو لینے دو۔ لاش کو لے جا کر نہر میں بہا دیں گے۔"

گامی کہنے لگا۔

"نہر پر تو رات کو بھی پولیس گشت کرتی رہتی

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

ہے۔ ہم پکڑے نہ جائیں۔"

کالو پیرا بولا

"تو پھر اِس لاش کو کہیں دفن کر دیتے ہیں۔"

گامی نے کہا۔

"کیوں نہ اسے اِسی جگہ قبر کھود کر دفن کر دیں۔"

کالو پیرے کو یہ تجویز پسند آئی۔ کہنے لگا۔

"یہ ٹھیک رہے گا۔ چلو کہیں سے کدال لے کر آتے ہیں پھر یہیں قبر کھود کر اِس لاش کو دفن کر دیں گے۔"

دونوں پیرے بھٹے کے تہہ خانے سے باہر آ گئے۔ باہر ابھی شام کا اندھیرا پوری طرح سے نہیں پھیلا تھا۔ گامی اور کالو پیرا وہاں سے سیدھے کچی آبادی میں اپنے مکان پر گئے۔ وہاں ایک کھرپی پڑی تھی کالو پیرے نے کہا۔

"گامی! کدال تو یہاں نہیں ہے۔ اِس کھرپی سے زمین میں گڑھا کھود کر لاش کو چھپا دیں گے۔"

گامی کہنے لگا:

اُستاد وہاں ہمارا دوسرا جھونپڑا قریب ہی ہے۔ لاش کو گڑھے میں اتنا نیچے کر کے دفن کرنا ہو گا۔ کہ اِس کی بدبو باہر نہ نکلے۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

ورنہ پولیس کو پتہ چل جائے گا۔"

کالو پیرا بولا۔

"فکر نہ کرو۔"

جب رات ہو گئی تو دونوں قاتل پیرے بھٹے کے تہہ خانے میں آ گئے۔ ناگ کی روشنی اسی طرح زمین پر پڑی تھی۔ لالٹین بھی دیوار کے ساتھ جل رہی تھی۔ گامی نے لاش کو دیکھا تو بولا۔

"کالو اُستاد لاش ویسی کی ویسی ہے۔"

کالو بولا۔

"کیا مطلب ہے تمہارا۔"

گامی نے کہا۔

میرا مطلب ہے کہ یہاں اتنا حبس ہے، گرمی ہے پھر بھی لاش نے بُو نہیں چھوڑی۔ یہ کیا بات ہے۔"

کالو پیرے نے ایک بار پھر لاش کو ٹٹولا۔ کہنے لگا۔

یہ مر چکا ہے گامی۔ قبر میں جا کر بو چھوڑ دے گا۔ چلو اس کی قبر کھودتے ہیں۔"

دونوں پیرے باری باری تہہ خانے میں ناگ کی قبر کھودنے لگے۔ ایک گھنٹے کے بعد تہہ خانے میں ایک تین چار فٹ گہرا گڑھا کھُد گیا۔ کالو اور گامو نے ناگ کی لاش کو اُٹھا کر گڑھے میں رکھا اور اوپر پہلے اینٹیں لگائیں۔ پھر مٹی ڈال کر قبر بھر دی۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

ماتھے سے پسینہ پونچھ کر کالو پیرا بولا۔

"یہ قصہ بھی ختم ہوا۔ اِس کی لاش اب کسی کو نہیں ملے گی۔ دو تین دِن میں یہ گل سڑ جائے گی اور اِس کا کوئی ثبوت باقی نہ رہے گا۔ چلو اب یہاں سے نکل چلیں۔"

دونوں پیرے ناگ کو دفن کر کے وہاں سے نکل گئے۔

ناگ کو بھٹے کے تہہ خانے والی قبر میں چھوڑ کر ہم پہلے عنبر اور ماریا کی طرف چلتے ہیں جو فلائنگ کوچ میں سوار ہو کر اسلام آباد گئے تھے۔ وہ صبح دس بجے کے قریب لاہور سے چلے تھے اور دوپہر کے وقت اسلام آباد پہنچ گئے۔ پہلے وہ راولپنڈی پہنچے۔ بس سٹینڈ سے باہر نکلتے ہی عنبر اور ماریا نے گہرے سانس لیے۔ فضا میں کیٹی کی خوشبو کہیں نہیں تھی۔ ماریا نے کہا۔

"کیٹی کی خوشبو یہاں بھی نہیں ہے۔"

عنبر بولا۔

"کوئی بات نہیں۔ ہمیں بہر حال کیٹی کا سراغ لگانے کی کوشش کرنی چاہیے۔"

عنبر کے پاس کافی روپے تھے۔ وہ پنڈی سے ٹیکسی لے کر اسلام آباد آگئے اور وہاں کے ایک ماڈرن ہوٹل اسلام آباد ہوٹل میں ایک کمرہ لے لیا۔ ماریا کے لیے الگ کمرہ لینے کی ضرورت نہیں تھی۔ شام کو

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

وہ ہوٹل سے کیٹی کی تلاش میں شہر آ گئے۔

اسلام آباد کی روشنیاں دیکھ کر دونوں بڑے خوش ہوئے

عنبر نے کہا۔

پاکستان کا دارالحکومت کس قدر خوبصورت

ہے ماریا!

ماریا بولی۔

"ہاں عنبر بھیّا! خدا اِس ملک کی روشنیاں

ہمیشہ قائم اور سلامت رکھے۔"

دونوں باتیں کرتے دُور نکل گئے۔ رات کو واپس آکر

کمرے میں آرام کرنے لگے۔ دو دِن انہیں اسلام آباد

میں گذر گئے۔ کیٹی کا کوئی سراغ نہ ملا تو عنبر کہنے لگا۔

میرا خیال ہے ہمیں یہاں سے دوسرے شہروں

میں جانا چاہیئے۔

ماریا نے کہا۔

"دوسرا شہر پشاور ہی ہے۔ راستے میں ٹیکسلا بھی

ایک پرانا شہر ہے۔ میرا مطلب ہے کہ یہ شہر

ہزاروں برس پہلے بھی آباد تھا اور آج تو بڑا

ماڈرن شہر بن چکا ہے۔"

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

عنبر کہنے لگا۔

"میرا خیال ہے کہ ٹیکسلا چلتے ہیں۔ وہاں پرانے کھنڈر ہیں۔ ہو سکتا ہے وہاں سے کیٹی کا کوئی سراغ مل جائے۔"

چنانچہ اگلے روز عنبر اور ماریا راولپنڈی سے بس میں بیٹھ کر ٹیکسلا کی طرف روانہ ہو گئے ٹیکسلا پہنچ کر انہوں نے اسٹیشن کے ویٹنگ روم میں ڈیرا لگایا۔ منہ ہاتھ دھویا اور شہر کی طرف آ گئے۔ یہاں کی فضا میں کیٹی کی خوشبو نہیں تھی۔ دن بھر وہ ٹیکسلا شہر میں گھومتے پھرتے رہے جب شام ہونے لگی تو وہ ٹیکسلا کے عجائب گھر میں آ گئے۔

اِس عجائب گھر میں وہ تمام چیزیں شیشے کی الماریوں میں پڑی تھیں جو کھدائی کے بعد نکلی تھی۔ آپ یہ تو جانتے ہی ہوں گے کہ ٹیکسلا شہر کی تاریخ بڑی پرانی ہے۔ سکندرِ اعظم کے زمانے میں اِس شہر پر ایک راجہ حکومت کرتا تھا جس نے سکندرِ اعظم کی اطاعت قبول کر لی تھی جب کہ جہلم کے راجہ پورس نے سکندر کی یونانی فوجوں کا ڈٹ کر مقابلہ کیا تھا۔ جنگ میں اگرچہ راجہ پورس کو طوفان کی وجہ سے شکست ہو گئی تھی مگر سکندر راجہ پورس کی بہادری سے بڑا متاثر ہوا تھا۔ تاریخ کی ہر کتاب میں یہ واقعہ لکھا ہوا ہے کہ جب راجہ پورس کو سکندر کے سامنے لایا گیا تو اُس نے راجہ پورس سے کہا۔

"راجہ پورس! ہم تمہاری بہادری اور دلیری سے

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

بڑے خوش ہوئے ہیں۔ بتاؤ تمہارے ساتھ
کیا سلوک کیا جائے"؟

اس پر جہلمی راجہ نے جواب دیا۔

"وہی سلوک جو ایک بادشاہ دوسرے بادشاہ
کے ساتھ کرتا ہے"۔

سکندرِ اعظم راجہ پورس کے اس دلیرانہ جواب سے اتنا خوش ہوا کہ اس نے اٹھ کر راجہ پورس کو گلے لگا لیا اور اس کی حکومت اور تاج و تخت اسے واپس کر دیا۔

ٹیکسلا پر سکندر واپس یونان جاتے ہوئے اپنے جرنیل سلیوکس کو چھوڑ گیا۔ ٹیکسلا شہر سکندر کے زمانے سے پہلے بھی آباد تھا۔ اور یہاں ایک بہت بڑی یونیورسٹی تھی۔ اس یونیورسٹی میں لڑکے اور لڑکیاں اکٹھے تعلیم حاصل کرتے تھے۔ یہاں بدھ مذہب کی تعلیم دی جاتی تھی۔

ٹیکسلا کے عجائب گھر میں اس زمانے کی کئی مورتیاں اور برتن اور جواہرات وغیرہ شیشے کی الماریوں میں سجے ہوئے تھے۔ عنبر اور ماریا انہیں دیکھنے لگے۔ عنبر مسکرا کر بولا۔

"ماریا! ہم اس زمانے کے پرانے ٹیکسلا کو بھی دیکھ
چکے ہیں۔ یہاں اگر ہم کسی کو بتا دیں کہ ہم سکندرِ اعظم
کے زمانے میں بھی ٹیکسلا میں آتے تھے۔ تو لوگ
ہمیں پاگل سمجھیں گے"۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

ماریا نے کہا۔

"ظاہر ہے انہیں کیا معلوم ہے کہ ہم کون ہیں"۔

شیشے کی الماریوں سے ہٹ کر پیچھے عجائب گھر کا صحن تھا۔ عنبر اور ماریا اس دروازے سے نکلے اور صحن میں آگئے۔ عجائب گھر کے صحن میں بھی کچھ تاریخی یادگار بت اِدھر اُدھر پڑے تھے۔ ایک چوکیدار وہاں پہرہ دے رہا تھا۔ عنبر کی نظر صحن کے کونے میں زمین پر لیٹے ہوئے ایک بت پر پڑی۔ اُس نے ماریا سے کہا۔

"یہ کس کا بت ہے"

ماریا اور عنبر بت کے پاس آگئے۔ یہ ایک بڑی خوبصورت لڑکی کا بت تھا۔ جس نے دُلہنوں والے کپڑے اور سونے کے زیور پہن رکھے تھے۔ وہ زمین پر اِس طرح لیٹی تھی جیسے سو رہی ہو۔ اُس کا سر اپنے بازو پر تھا۔ وہ پتھر بن چکی تھی۔ اُس کے دُلہنوں والے کپڑے اور سونے کے زیور بھی پتھر بن چکے تھے۔ پتھر کی دلہن کے چہرے پر ایک عجیب سی اداسی تھی۔ ماریا نے عنبر سے کہا۔

"عنبر یہ تو کسی دلہن کا مجسمہ ہے۔ مگر یہ بت زمین پر ایسے کیوں پڑا ہے جیسے سو رہا ہو؟ کیا بت تراش نے اسے اسی طرح تراشا تھا"

عنبر کہنے لگا۔

"یہ تو چوکیدار سے معلوم کرتے ہیں"

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

عنبر نے چوکیدار کے پاس جا کر دلہن کے بت کے بارے میں دریافت کیا تو چوکیدار بولا۔

"لگتا ہے آپ باہر کے دیس کے رہنے والے ہیں ورنہ اس دلہن کے بت کے متعلق تو ٹیکسلا کا بچہ بچہ جانتا ہے۔"

عنبر نے پوچھا

"کچھ اس کے بارے میں ہمیں بھی بتاؤ۔ کیا بت ساز نے اسے اسی طرح تراشا تھا؟ کیا یہ پرانا مجسمہ ہے؟"

چوکیدار بولا۔

"آج سے دو سوا دو ہزار سال پہلے وادیٔ ٹیکسلا کی پہاڑیوں میں سے ایک پرُاسرار یم راج رہا کرتا تھا۔ وہ کبھی کبھی ہی کسی کو نظر آتا تھا اُس کے بارے میں تاریخ ہمیں بتاتی ہے کہ وہ نئی نویلی دلہنوں کو اُٹھا کر جنگل میں لے جاتا اور وہاں انہیں پتھر کی مورتی میں بدل دیتا تھا۔ لوگ ڈر کے مارے اپنی لڑکیوں کا بیاہ دوسرے شہروں میں جا کر کرنے لگے مگر یم راج وہاں بھی ظاہر ہو جاتا اور عین اُس وقت جب لڑکی دلہن بنی ہوتی اسے اشارہ کرتا۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

لڑکی جیسے اُس کے جادو کے اثر سے اپنے آپ سب کو چھوڑ کر اُٹھتی اور یم راج کے ساتھ چل دیتی۔ یم راج اُسے جنگل میں لے جاتا اور پھر وہیں اُسے لٹا کر پتھر کے مجسمے میں تبدیل کر دیتا۔ یہ لڑکی جس کا بت آپ زمین پر لیٹا دیکھ رہے ہیں، ایسی ہی دلہن کا بُت ہے جو کھدائی میں سے نکلا ہے۔"

عنبر اور ماریا بڑے حیران ہوئے کہ کس قسم کا پُراسرار انسان تھا جو صرف نئی نویلی دلہنوں کو اغوا کر کے پتھر کے بُت میں بدل دیتا تھا۔

چوکیدار نے کہا۔

"اِس یم راج کا بھی ایک بُت ہمیں کھدائی میں ملا ہے۔"

عنبر نے پوچھا۔

"کہاں ہے یم راج کا بُت؟ میں اسے دیکھنا چاہتا ہوں۔"

چوکیدار نے کہا۔

"سامنے والے کمرے کے کونے میں رکھا ہے، جا کر دیکھ لیجیے۔ اس کے نیچے پتھر پر اس کی کہانی بھی لکھی ہوئی ہے۔"

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

ماریا اور عنبر کمرے میں آگئے۔ کونے میں ایک عجیب و غریب ڈراؤنی شکل والے یم راج کا سیاہ بت کھڑا تھا۔ جس کے ہاتھ میں تلوار تھی اور ماتھے پر ایسا نشان تھا جیسے لمبے گہرے زخم پڑ گئے ہوں۔ یم راج کے بت کے نیچے پرانی دیوناگری زبان اور انگریزی زبان میں وہ ساری کہانی لکھی ہوئی تھی جو چوکیدار نے عنبر کو سنائی تھی۔ ماریا نے کہا۔

"مجھے تو یہ سب کچھ فراڈ لگتا ہے۔ بھلا کسی کو کیا ضرورت ہے دلہن کو اغوا کر کے پتھر بنا ڈالنے کی۔ یہ عجائب گھر والے یوں ہی اس قسم کی کہانیاں گھڑ کر مشہور کر دیتے ہیں۔"

عنبر بولا۔

"بہن ماریا۔ اس میں حقیقت بھی ہو سکتی ہے۔"

ماریا نے بےزاری سے جواب دیا۔

"ہوگا ہمیں اس سے کیا۔ چلو واپس چلتے ہیں۔ میں تو سخت بور ہو گئی ہوں۔"

عنبر اور ماریا ٹیکسلا کے عجائب گھر سے نکل کر ریلوے اسٹیشن کے فسٹ کلاس ویٹنگ روم میں آگئے، جہاں وہ ٹھہرے ہوئے تھے۔ عنبر کہنے لگا۔

"ٹیکسلا میں بھی ہم نے دیکھ لیا ہے اور کیٹی کا کوئی سراغ نہیں ملا۔ اس لیے میرا خیال ہے

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

کہ ہم کل صبح صبح یہاں سے پشاور کی طرف چلے
جائیں گے۔ ہو سکتا ہے پشاور شہر میں کیٹی کا
اتہ پتہ معلوم ہو جائے "

ماریا نے کہا۔

"ٹھیک ہے عنبر! ہم کل پشاور چلے جائیں گے"

رات ہو گئی۔ ٹیکسلا ریلوے اسٹیشن پر خاموشی ہو گئی۔ عنبر اور ماریا ویٹنگ رُوم میں تھے۔ عنبر آرام دہ کرسی پر بیٹھا اخبار پڑھ رہا تھا۔ ماریا اِدھر اُدھر ٹہل رہی تھی۔ وہ بور ہو رہی تھی۔ کہنے لگی۔

"عنبر! میں ذرا باہر کھلی ہوا میں تھوڑی دیر سیر
کر کے ابھی واپس آتی ہوں "

عنبر نے کہا۔

ٹھیک ہے۔ بے شک جاؤ مگر زیادہ دیر نہ کرنا۔
مجھے پھر فکر لگ جاتی ہے "

ماریا نے کہا۔

"فکر کی کوئی بات نہیں عنبر! میں تو سیر کے لیے
جا رہی ہوں۔ پانچ دس منٹ میں واپس
آ جاؤں گی "

یہ کہہ کر ماریا ویٹنگ روم سے نکل کر ٹیکسلا کے ریلوے اسٹیشن کے باہر آ گئی۔ رات کے گیارہ بجے کا وقت ہو گا۔ سڑک خالی پڑی تھی۔ کوئی

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

گاڑی بھی ابھی نہیں آ رہی تھی۔ پلیٹ فارم بھی تقریباً خالی تھا۔ ماریا فضا میں اُڑنے کی بجائے پیدل ہی چلی جا رہی تھی۔ جب وہ عجائب گھر کو جاتی سڑک پر پہنچی تو ایک دم سے اُسے یوں لگا جیسے کسی نے اُس کے جسم سے بجلی کی تار لگا دی ہو۔ اُسے کرنٹ سا لگا اور وہیں رُک گئی۔ اُس نے پیچھے مڑ کر دیکھا۔ پیچھے کوئی نہیں تھا۔ پھر آگے دیکھا تو وہی یم راج جس کا مجسمہ عجائب گھر کے کمرے میں تھا، ماریا کے سامنے سڑک کے درمیان میں کھڑا تھا۔ ماریا تو ہکا بکا ہو کر رہ گئی۔

اُس نے اسے پہچان لیا تھا۔ وہ یم راج ہی تھا۔ اِس کے ہاتھ میں تلوار تھی اور ماتھے پر زخم کے ٹانکوں کا نشان بھی تھا۔ ماریا زبان سے کچھ بولنے ہی والی تھی کہ اُسے محسوس ہوا کہ وہ بول نہیں سکتی۔ اتنی دیر میں پُراسرار یم راج نے اپنا ہاتھ ماریا کی طرف بڑھایا اور مسکرا کر اُس کی طرف دیکھا۔ اور بولا۔

"ماریا! آجاؤ۔ میں تمہاری خاطر سینکڑوں برس کا سفر طے کر کے آیا ہوں۔"

ماریا فضا میں پرواز کر جانا چاہتی تھی مگر اُس کے جسم میں جیسے طاقت نہیں رہی تھی۔ پُراسرار یم راج نے ایک بار پھر اپنا جملہ دہرایا۔

"ماریا! آجاؤ۔ میرے پاس آجاؤ۔ میں تمہیں لینے آیا ہوں۔"

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

ماریا بے اختیار ریم راج کی طرف بڑھی اور ریم راج نے ماریا کا نازک ہاتھ اپنے ہاتھ میں لے لیا۔ اس کے ساتھ ہی ماریا اور ریم راج دونوں وہاں سے غائب ہو چکے تھے اور ٹیکسلا کی رات سنسان اور خاموش تھی۔

اس کے آگے کے رونگٹے کھڑے کر دینے والے سنسنی خیز واقعات "عنبر ناگ ماریا" کی اگلی کہانی نمبر ۱۷۹ میں پڑھیں جس کا نام "پتھر کی دلہن" ہے۔

مطبوعہ فیروز سنز (پرائیویٹ) لمیٹڈ لاہور۔ باہتمام عبدالسلام پرنٹر اور پبلشر

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

اے حمید کی

عنبر ناگ ماریا سیریز

وہ بوتل میں بند ہو گئی	قبر کا شعلہ
سپیرا جاسوس	خونی بالکونی
ناگ کراچی میں	خلائی تختی کا راز
پتھر کی دلہن	کھوپڑی محل

بدروح جولی سانگ

فیروزسنز (پرائیویٹ) لمیٹڈ
لاہور۔ راولپنڈی۔ کراچی
969 0 00995 8
Rs. 12.00